جس کتاب پر پبلشر کے دستخط نہ ہوں وہ مال مسروقہ سمجھی جاوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تائید غیبی

مصنفہ

علامہ راشد الخیری مدظلہ العالی

مصنف صبح زندگی، شام زندگی، شب زندگی، الزہرا، سراب مغرب، بنت الوقت، سات روحوں کے اعمالنامے، فسانہ سعید، منازل السائرہ وغیرہ

جسکو

سید ممتاز ہاشمی دہلوی نے

منشی عبد الحمید صاحب کے

حمیدیہ پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت ۸

بار دوم

قیمت فی جلد ۸

تائیدِ غیبی

عقلِ سلیم اگر حقیقت کے تسلیم کرنے میں متامل ہو تو ہوا کرے واقعات کا منہ کیلا نہیں جاسکتا۔ انسانی زندگی کی تاریخ بتا رہی ہے، کہ جو کچھ ہوا ہو رہا ہے اور ہوگا یہ سب کچھ گذرا گذرتا رہیگا، بہتر سے بہتر اور بدتر سے بدتر فرحت سے لبریز اور آلام میں غرقاب قلب کی ہر کیفیت جو آج کہیں دماغ کو خوشحال اور کہیں آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے، بزمِ احباب میں نو وارد مہمان نہیں، براتِ حیات کی عروس دیرینہ ہے جس نے کبھی چشمِ سیاہ کی ایک گردش سے ہزاروں دل پامال کر دیئے۔ اور کبھی کج ادائی کے ادنیٰ کرشموں سے لاکھوں حسرتوں کا خون کیا،

صحیفۂ دنیا کے پیٹ اور فلکِ کجرفتار کی آنکھ میں ان متضاد حالات کے لازوال خزانے اور معمولی ڈھیر دفن ہیں جو اب کبھی اپنے اصلی نقش و نگار میں اور کبھی کینچلی بدل کر چشمِ بینا کے سامنے آتے ہیں، اور فانی اثرات چھوڑ چھاڑ گذر چلے جاتے ہیں،

بحث شادی و غم کے وجود سے نہیں نوعیت سے ہے پیاری کی صورت وہی ہے، ہاں لباس کسی کا بسنتی ساری اور گلابی بلاؤس کبھی کچی پنڈلی محرم اور سہوار کا دوپٹہ ؛

دیو مست کے خد و خال اور قد و قامت بدستور ہے۔ البتہ جیسے ہاتھ میں گرز گراں تھا۔ اب تیغ برہنہ ،

مرنے والی دنیا فرحت کی اس محبوبۂ دلنواز سے ہمکنار اور مصائب
کے دیو آتشیں سے دوچار ایک آدھ بار نہیں ہزار بار ہوئی، یہ سماں انوکھا
نہیں دیکھا بھالا اور برتا بھگتا ہے، کائنات کے ہر ذرہ کی طرح حیات
انسانی کی ہر حالت تغیر پذیر ہے، مگر خوشا نصیب اس حالت کے جس کا
اثر اتنا مضبوط اور استوار اور ایسا گہرا ہو، کہ نسلیں فنا ہو کر بھی اس کے
افسانے زبانوں پر چھوڑ جائیں،

زندگی کے اس پرفضا چمنستان میں صرف محبت ہی کے بار آور شجر ایسے
دکھائی دیتے ہیں جن کے پھول مرجھا کر بھی ہوا کو مہکا گئے وہ نہ ہوں، مگر بسی
ہوئی ہوا عطر محبت کی شمیم انگیزیوں کو پتہ بتا رہی ہے، سیہ چوڑیاں گوری کلائیوں
کی اور سفید پھول زلف سیہ کے رہبر ہیں، ریل گاڑی کے انجن ایک نہیں ہزار
مٹی کے ڈھیر کو چیرتے ہوئے شاہدرے نکل جائیں، مگر زبان پر نام اور دماغ
میں خیال آتے ہی وہ مجلس آنکھ کے سامنے پھر جائے گی جس میں لب نازک
کے ایک تبسم پر سلطنت کے تمام خزانے قربان تھے، ظاہر بین آنکھیں بیگم کے
مزار پر فضلے الفاظ میں ماتم کے پروں سے لاکھ زور پرواز دکھائیں، اور
گلے پھاڑ پھاڑ کر چیخیں لیکن چشم بینا وہ منظر فراموش نہیں کر سکتی، جب اسی نشیمن
خاک میں آرام کرنے والی بیگم کی ایک نظر نے جہانگیر کی معمولی شراب کو دو آتشہ اور
سہ آتشہ کر دیا، تین شبانہ روز کی مسافت، شکار کی تکان، راہ کی صعوبت، امرا
وزرا دم بخود ہیں، مگر دار الحکومت کی حدود کا داخلہ عاشق مہجور کے دل کا کنول کھلا
دیتا ہے اور کنار حوض پر سبز جبین کی پہلی جھلک تمام کوفت ختم کر دیتی ہے،

اکبر آباد کی یادگار محبت میں مغربی آنکھیں جن طلائی و زمردین نقش و نگار کا
کلمہ پڑھتی ہیں ان کا زوال یقینی ہے مگر خاک کی مسہری میں سونے والی ارجمند بانو کے سرہانے محبت

کی جو شمع شاہجہاں کے ہاتھ روشن کر گئے، اس کی روشنی قمر چار دہم کی طرح ہمیشہ جگمگائیگی، یہ سدا بہار پھول زمین کی سازگاری کے محتاج ہیں، نہ فلک کی رفتار کے چمنستان شاہی کے لہلہاتے ہوئے پودوں اور خوش رنگ پھولوں کی آب وتاب اس کلی کو نہیں پہنچ سکتی جس کو محبت میلے کچیلے دوپٹے کے نیچے سینچ رہی ہے بہشت شداد کا پھولوں سے پٹا قطعہ رستہ چلتوں کے دماغ معطر کر دے، مگر دامن کوہ کی اس جھونپڑی پر جہاں عشق کی دیوی جلوہ گر ہو چکی ہے ہزاروں گردنیں خم ہونگی بڑے بڑے ایوان و قصور جنہوں نے سلطنتوں کی بہتری بدتری اور اقوام کی زندگی و موت کے احکام صادر کئے اونچی اونچی سر بفلک عمارتیں جن کی دیواروں پر خوشی نے جنم لیا جن کی گود میں فرحت و انبساط کی روشنیاں کھیلیں چشم زدن میں کھنڈر ہو گئیں، خاک غرناطہ بنو امیہ کے اقبال کا مرثیہ چند روز اور پڑھ لے مگر قصر زہرہ کے آثار اپنی ہستی کے ساتھ اس صدا کو کمزور کر رہے ہیں، کھنڈر کی موت مرثیہ کا خاتمہ ہو لیکن وادی کبیر کی مشرقی سمت میں زمین کے اس ٹکڑے کی جہاں فرڈیننڈ کی بھانجی ملکہ الفنیٹا نے یادِ دلدار میں آنسو گرائے دنیا جس طرح آج پرستش کر رہی ہے ہمیشہ کریگی عبدالرحمن اول کے ہاتھ کا لگایا ہوا کھجور کا درخت جو اس زمین کے سر پر جھوم رہا ہے اور کائنات کی دو قابل ناز ہستیوں کا ہمراز ہے صفحۂ دنیا سے ناپید ہو جائے مگر اس کی شرکت کا تذکرہ فراموش نہیں ہو سکتا،

عقل جھوٹ سمجھے تو سچ اور قیاس غلط کہے تو صحیح کون کہہ سکتا، اور سمجھ سکتا تھا کہ یہ شکل و صورت والی، تخت حکومت والی جس نے پیدا ہو کر ملک کو اور جوان ہو کر دنیا کو چار چاند لگا دیئے، والیان ریاست اور امراء دولت کو نفرت سے جھڑک اور حقارت سے ٹھکرا اور ایک معمولی گڈریئے کی شکل و صورت کو سراہنکھوں پر:

جگہ دیگی جس کی کل کائنات بارہ ہیڑیں ہوں جس کا اثاثہ اسی جائداد پر ختم ہو جائے
وہ والی سلطنت کا وارث اور جس کے لباس میں ایک چھوڑ چھ چار چار
پیوند وہ شہزادی کا دلدار،

خاک اندلس سے مسلمانوں میں ہزاروں اور لاکھوں صورتیں پیدا
ہوئیں، ملکوں پر حکومت کرنیوالے یہاں سے اٹھے، دنیا میں زندگی کا جائز حق
رکھنے والے یہاں سے پیدا ہوئے، دیکھنے دکھانے کے لایق سپوت اس مائی
کی گود میں کھیلے اور تاریخ کو جگمگا دینے والے چاند اسی آسمان سے نمودار ہوئے
مگر پتھر سے ہیرا کیچڑ سے موتی جھونپڑی سے شال گدڑی سے لال عاصم کی دوسری
مثال گذر یئے تو کیا بنو امیہ جیسے با اقبال بھی پیدا نہ کر سکے، خلوص نے جس کے نام
کی اور محبت نے جس کے کام کی قسم کھائی صداقت جس کی چیری شرافت جس کی
کنیز ایمان جس کو پیارا انصاف جس کو عزیز،

دنیا جلکر اور بھن کر تڑپ کر اور لوٹ کر ایک نہیں ہزار کیڑے ڈالے اور
پرانے سگون کے واسطے اپنی ناک کٹا کر عاصم کے ساتھ الفیٹیا کو بھی جو منہ میں آئے
وہ کہے جو دل میں آئے وہ سنائے مگر عقلمند ایمان کو سامنے رکھ کر سوچیں اور
گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں یہ اسی کے دم کا طفیل جوتیوں کا صدقہ ایمان کا
نتیجہ اور اسلام کا انعام تھا کہ شہزادی دیو محبت کی جھپٹ میں نہیں پنجہ میں پوری
گرفتار ہو کر بھی عصمت کی کسوٹی پر ٹاکم ٹوک اتری ہٹ دھرمی کا علاج نہیں عاصم
دکھا گیا، اور دنیا نے دیکھ لیا کہ مسلمان خواہش کے بندے اور نفس کے غلام نہیں
بات کے دھنی اور دل کے غنی ہیں، محبت کی زنجیر ان کے قدموں میں تاج شاہی کو
ٹھکرانے والی اور خلوص کا دریا ان کے سینہ میں نفسانی سمندر کو تہ و بالا کرنیوالا
ہے ملک گیا ہاتھ کرشت کی لاج اور محبت کی شرم رکھی تو بڑوں کی بڑوں باتیں سلطنت

کی مالک بادشاہ کی بھانجی مال خزانہ دولت حشم جو کر گئی وہ تھوڑا جو دکھا گئی وہ کم، ذکر عاصم کا ہے، پیٹ کو ٹکڑا نہ تن کو نکڑا، سر کو ٹوپی نہ پاؤں کو لیترا، مگر دیار محبت میں ہر قدم ایسا اٹھایا، کہ تاج شاہی قربان اور تخت وسلطنت تصدق،

زمانہ اپنی رفتار سے مسلمانوں کے تمام کارنامے سرزمین اندلس سے مٹا دے، قصر الزہرا کی اینٹ سے اینٹ بج جائے زمین آسمان کی ہمنوا ہو کر وقت کے راگ گائے اور دور گزشتہ کے جوہر فسانے ہو جائیں، لیکن عاصم کا نام ایک اندلس کیا دنیا فراموش نہیں کر سکتی اس کی فانی ہڈیوں کی حفاظت مٹی کا ایک ٹیلہ کر رہا ہو، مگر چشم بینا یہاں وہ پھول دیکھے گی جن کو خزاں نہیں اس کے چوگرد محبت کا وہ سبزہ لہلہا رہا ہے جس کو مرجھانے والی کوئی طاقت نہیں،

---
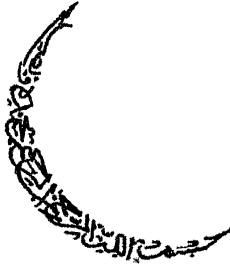
(۱)

پندرہویں صدی عیسوی بچپن اور شباب دونو مرحلے طے کرنے کے بعد بڑھاپے کی
حدود میں قدم دھر چکی تھی کہ سلطنت اندلس پر بنی نصر کی حکومت کا وقت نے خاتمہ
شروع کیا، وہ تاج جو آٹھ سو سال اسلامی قدموں پر قربان رہا طوطے کی طرح دیدے
بدلنے لگا، اسوقت سلطنت اسلامی کی ڈگمگاتی کشتی کا ناخدا خلیفہ ابوالحسن تھا، اور
اور بتیس دانتوں میں ایک زبان کیطرح چاروں طرف عیسائیوں میں گھرا ہوا بدنصیب
اچھی طرح سمجھتا تھا کہ دشمن ملک و سلطنت ہی کا نہیں میدان تدبیر کا بھی بادشاہ اور
سیاست کا شہنشاہ ہی، مگر عقل پر ایسے پردے پڑے کہ دولت اور حکومت تقدیر کے
حوالے کر اطمینان سے ہو بیٹھا، نتیجہ ظاہر انجام روشن اور معاملہ صاف تھا، اسلامی
اور شجاعت سب رکھی کی رکھی رہ گئی، واہ رے فرڈی نینڈ کہ ایک ادنیٰ
سی کوشش سے چپے چپائے محل اور بنی بنائی عمارتیں سب ڈھادیں، ابوالحسن
منہ تکنے کا تکتا رہ گیا، اور گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی، کلیجہ کا ٹکڑا جان کا دشمن
بنا، اور وہ ابوعبداللہ جس کی صورت دیکھ کر مظلوم باپ کا چلوؤں خون بڑھتا
تھا جس گوشت کے لوتھڑے کو پال پوس کر جوان کیا وہ باپ کے قتل پر آمادہ ہو کر
مقابلہ کو آیا، حقیقت میں تو بنو نصر کی حکومت کا چراغ تیرھویں صدی کے وسط میں

ہی ٹمٹما چکا تھا، مگر پھر بھی یہ وقت غنیمت تھا کہ جھڑتے ہوئے پھول، روشن چراغ کا پتہ دے رہے تھے، ابوالحسن اندلس میں تاج اسلامی کے مسافر کا نقش پا تھا مگر اس کی ہمت اور شجاعت یقیناً قابل داد تھی، عیسائیوں نے نوچ نوچ ٹنڈ منڈ کر دیا تھا، اور غرناطہ کے سوا سب کچھ نکل چکا تھا، مگر پھر بھی لٹ کھسٹ کر غرناطہ رشک جنت تھا، بارہا بغلی گھونسوں نے حملے کئے، مگر وہ شیر میدان ایک قدم پیچھے نہ ہٹا اور ایسے دانت کھٹے کئے کہ دشمن بھی لوہا مان گئے لیکن جب وقت نے وہ گھڑی دکھائی کہ آنکھوں کا تارہ عبداللہ تیغ برہنہ لے کر باپ کا سر اتارنے آیا تو وہ ابوالحسن جس پر عیسائیوں کی متفقہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی خدا کی قدرت دیکھ کر لرز گیا، اور اب اس کو معلوم ہوا کہ زمانہ کی نیرنگیاں کیسی انوکھی ہیں اس نے حسرت سے بیٹے کی طرف دیکھا اور کہا،

اگر پرورش اسی روز کے واسطے تھی اور اس سر کا خواہاں کلیجہ ہے تو بسم اللہ

ابوالحسن کی موت مستقبل کے واسطے ایک ایسا سبق چھوڑ گئی جس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، ابوعبداللہ جس نے تخت سلطنت کے واسطے باپ سے دغا کی خوش نہ رہ سکا اور وہ حکومت جس نے ابوالحسن جیسے انسان سے وفا نہ کی ابوعبداللہ جیسے بے ایمان سے کیا وفا کرتی، زاغل ابوالحسن کا چچا بیچ میں کود پڑا اور بجھتے ہوئے چراغ کی بتی تھوڑی دیر کو اور اکسا دی، مگر تیل ختم اور بتی جل چکی تھی دشمن سر پر موجود تھا، زاغل کی عقلمندی پر صبح صادق نے کھلکھلا کر ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو پھونک مار دی، یہ البتہ ایک موقعہ تھا کہ ابوعبداللہ جیسے دشمنوں کے دھوکے میں آ باپ کی قربانی چڑھائی زندگی کے کچھ روز اطمینان سے بسر کر لیتا، لیکن ایسی ہستیوں کے انجام اور ان مواعید کے نتیجوں سے تاریخ کے اوراق لبریز ہیں فرڈی نینڈ نے کہلا بھیجا کہ جس مکار نے ابوالحسن جیسے عاشق باپ سے وفا

نکی وہ مجھہ جیسے غیر سے کیا وفا کرے گا، اتنا کہہ کر فرڈی نینڈ ایک لشکر جرار سے غرناطہ پر حملہ آور ہوا۔

دغاباز شہزادہ کیسا ہی قابل ملامت کیوں نہ ہو، مگر والی سلطنت کے قلب پر حکومت کرنیوالا تہا مدینۃ الزہرا اور قصر احمر جیسی بے مثل عمارتیں اس کا گہوارہ تہیں، دولت غرناطہ مدتوں اس کے جلو میں حاضر رہی، سلطنت کی سقف متزلزل کے وہ رکن جو اڑواڑ کا کام کر رہے تھے اس کے اودنے اشارے پر قربان ہونے کو تیار تھے، عید کے روز اس کی سواری کا غلغلہ زمین سے آسمان تک بلند ہوتا تھا،

ابو عبداللہ کی شکست معمولی شکست نہ تہی سلطنت اسلامیہ آٹھ سو سال حکومت کرنے کے بعد اس کی صورت میں سپین سے وداع ہو رہی تہی، بنی امیہ و نصر کی یادگاریں ان مٹنے والے بہادروں پر جن کی آغوش میں اُنہوں نے آنکھیں کہولیں، اسوقت آٹھ آٹھ آنسو رو رہی تہیں، غرناطہ ابو عبداللہ کو نہیں عبدالرحمٰن اول اور دوم کو رخصت کر رہا تہا، کنگورے عہد گزشتہ کا مرثیہ پڑھ رہے تھے، اور قمری کا دردناک نالہ کلیجوں کے ٹکڑے اڑا رہا تھا، آدہی رات کا وقت وہ وقت آیا، کہ قصر احمر کے در و دیوار جو عبداللہ کو دیکھ دیکھ کر نہال ہو رہے تھے اس پر لعنت برسانے لگے، یہ وہ نازک موقعہ تہا کہ زمین کا ہر ذرہ اور آسمان کی ہر شے شکحرام عبداللہ کی حالت کا تماشہ دیکھ کر خوش ہو رہی تہی، آج اس کو معلوم ہوا کہ مجھہ سے زیادہ ذلیل انسان پردہ دنیا پر دوسرا نہ ہوگا۔ اس کی حالت دیوانوں کی سی تہی حسرت سے ایک ایک کا منہ تکتا تہا، اور پلک پلک کر روتا تہا، مگر جدہر نظر ڈالتا تہا، ادہر سے ہی ملامت کی آواز کان میں آتی تہی، روتا پیٹتا ماں کے کمرے میں داخل ہوا عائشہ

بیٹے کی صورت دیکھ کر تھرا گئی، دوڑی اس کا گریبان پکڑ لیا اور کہا،
مر جاتی ماں اس سے پہلے کہ تجھ جیسا دغاباز نمک حرام بچہ جنتی، دور ہو جا اور اپنا
سیاہ منہ مجھے نہ دکھا،
ابو عبداللہ ڈاڑھیں مار کر رو رہا تھا ماں کا غصہ اور بھڑکا اور کہنے لگی،
جس سلطنت کو مردوں کی طرح دشمن سے نہ بچا سکا اس پر عورتوں
کی طرح رونا فضول ہے،
اتنا کہہ کر عائشہ دوسرے کمرے میں چلی گئی اس وقت عبداللہ دغاباز
کو یقین کامل ہو گیا کہ پاؤں تلے کی چیونٹی بھی میری جانی دشمن ہے، اور در حقیقت
اب دنیا میں انسان یا حیوان کوئی ایسا نہیں جو مجھے پناہ دے،
رات اپنی منزل آہستہ آہستہ طے کر رہی تھی اور چاند مسکراتا ہوا صبح صادق
سے بغلگیر ہونے خراماں خراماں آگے بڑھ رہا تھا، کہ روضۃ الناظرین سے صدائے
توحید بلند ہوئی، عہد اسلامی کی یہ آخری اذان اس قدر موثر تھی کہ درختوں کا پتہ
پتہ رو رہا تھا، طائر اپنے اپنے آشیانوں سے مضطربانہ نکل پڑے اور شیون میں مصروف
ہوئے فرڈی نینڈ کی فوج آناً فاناً قلعہ میں داخل ہوئی اور قصر زہرا کی سربفلک
دیواروں پر عیسائی جھنڈا لہرانے لگا، عیسائیوں نے اس فتح کی خوشی میں متواتر
سات روز تک جشن منائے، اور فرڈی نینڈ نے اپنی حقیقی بھانجی الیفیٹیا
کو جو ماموں کے پاس پرورش پا رہی تھی اور جس کو چچا اور پھوپھی دونوں چند مہینوں کا
چھوڑ مرے تھے ولی عہد سلطنت مقرر کیا،

(۲)

جو کل بادشاہ تھے وہ آج رعیت، جو ایک روز حاکم تھے، وہ اس وقت محکوم، جو کل
آزاد تھے وہ بھی گرفتار، جو اس سے پہلے مالدار تھے وہ اس لمحہ فقیر المختصر فلک نیلوفری

کی ایک گردش سے بنوامیہ اور بنو نصر جیسے خاندان دو دو دانوں کو محتاج ہو گئے
ان بدنصیبوں پر وقت نے جیسے جیسے ظلم توڑے اس کے بیان سے کلیجہ منہ کو
آتا ہے، جن کے حضور میں سلطنت دست بستہ حاضر رہی، انکی اولاد در در
بھیک مانگتی اور پیٹ بھرتی پھرے، جن کے نام کا سکہ تمام ملک میں مدتوں رہا ہے
ان کے کلیجوں سے چمٹنے والے مزدوری کرتے اور تن ڈھانکتے،

ابو عبداللہ اور فرڈی نینڈ مدتیں ہوئیں مرکھپ گئے، فاتح رہا نہ مفتوح
اور ملک کی باگ اس عورت کے ہاتھ میں آئی جس کا نام ملکہ الفیڈیا تھا، یہ کہنا بیجا
نہ ہوگا، کہ عورت ذات نے مدبر مردوں کو مات کردیا، اور الفیٹا نہ صرف حسن انتظام
کے اعتبار سے بلکہ حسن صورت کے لحاظ سے بھی دور دور اپنا مثل نہ رکھتی تھی ایک
دو نہیں بیسیوں آدمی صرف اس کی صورت دیکھنے سینکڑوں کوس سے آتے
جشن نوروز میں جو سپین کی عید سمجھی جاتی ہے شہزادی کی سواری جب شہر
میں نکلتی تو خلقت کا ازدہام اتنا ہوتا کہ آدمی پر آدمی گرتا، فوج ہوتی، رعیت
ہوتی اپنے ہوتے غیر ہوتے، یورپ کیا دنیا کا کوئی شہزادہ ایسا نہ تھا جو اس کا
طلبگار نہ ہو، سلطنت الفیٹا کا غالباً پانچواں جشن تھا، شہر رنگ برنگ کے پھولوں
سے آراستہ کیا گیا، سواری کے وقت دو رویہ فوجیں کھڑی تھیں اور انکی پشت پر
خلقت کی یہ کثرت کہ جہانتک نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی دکھائی دیتا تھا، عورت
مرد لڑکے لڑکیاں شہری پردیسی غرض میدان میں سڑک پر تل دھرنے کو جگہ
نہ تھی، موسم گرم تھا، اور ہوا بند، لیکن سواری کا اشتیاق اس درجہ ترقی کر گیا
تھا کہ سخت دھوپ میں بھی لوگ ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے، قلعہ کی توپ نے
شہزادی کی روانگی کا اعلان کیا، سواری کا ابھی پتہ نہ تھا، مگر خلقت کی کیفیت یہ
تھی کہ ایک پر ایک گرا پڑتا تھا، باجے کی آواز کان میں آئی فوج نے اپنے ہتیار

سنبھالے، سواری نمودار ہوئی، آفتاب غروب ہونے والا تھا مگر معلوم ایسا ہوتا تھا کہ چاند وقت مقررہ سے قبل قانون قدرت کے خلاف بجائے آسمان زمین سے طلوع ہوا، الفینیا اس وقت زعفرانی لباس میں تھی، ہاتھ میں ایک سرخ پھول بغیر کسی حملہ کے سینکڑوں ہزاروں دل زخمی کر رہا تھا، کھلے ہوئے بال ایک ناگ تھے جو آفت ڈھا رہے تھے، چھوٹے چھوٹے دو زمرویں آویزے ہوا کی گود میں جھولتے ہوئے رخ روشن کے پہرہ دار تھے، دعاؤں کا غلغلہ زمین سے آسمان تک بلند ہوا اور قصرۃ السرور کے سامنے جس کے متصل گرجا تھا سواری آکر ٹھہری، رومی و کاشانی مخمل کا فرش پابوسی کے شوق میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا، خدا خدا کر کے آرزو پوری ہوئی، آنکھیں نازک قدموں سے ملیں، داخلہ کی توپ چھوٹی اور ملکہ معہ دستہ حفاظت کے اندر داخل ہوئی، بی بی مریم اور حضرت مسیح کے بتوں پر پانی چھڑکا، سجدہ کیا، پھول چڑھائے شمع روشن کی اور باہر نکلی، چاند کے قریب سات سہیلیوں کے گچھے کی طرح دستہ کے ہتیار اور زرق برق پوشاکیں جگمگا رہی تھیں، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے جسم نازک سے لپٹ لپٹ کر اوپر اڑ رہے تھے، دعا کا غلغلہ بلند تھا، اور نگاہیں اس چاند سے چہرے پر بندھی ہوئی تھیں، کہ الفینیا چلتے چلتے ٹھٹکی پیشانی پر ایک بل آیا، جھکی دیکھتی ہے تو ایک سیاہ سانپ پاؤں سے لپٹا ہوا ہے، چیخ ماری اور گر پڑی،

ایک دو نہیں ہزاروں نمکخوار تھے اور عاشق زار، پروانوں کی طرح نثار ہونے کو موجود تھے، دشمن ہوتا تو تکا بوٹی کر دیتے، گستاخ ہوتا زبان کھینچ لیتے، مگر سب مجبور و لاچار، ملکہ گری اور گرتے ہی بے ہوش ہو گئی، خوشی کا جلسہ آناً فاناً غم سے بدل گیا، روتے پیٹتے محل میں لائے، ماہرین فن طبیب حکیم جمع ہوئے

کوشش میں کمی نہ کی گئی بند بھی باندھے پچھنے بھی لگوائے مگر زہر سرایت کرچکا
تھا، آدھی رات کے وقت منہ سے کف جاری ہوئے اور وہ تن نازک جو بلور کے
ٹکڑوں کو شرماتا تھا کانچ بن گیا،

محل میں رونا پیٹنا مچا، عزیزوں نے پچھاڑیں کھائیں نوکروں نے ٹکریں ماریں
کوئی آسمان کیطرف دیکھتا تھا کوئی مریض کیطرف سڑکوں پر سجدے تھے، زبانوں
پر دعائیں تھیں، گرجامیں نمازیں تھیں،

جب معالج بھی مایوس ہوئے اور زندگی کی امید کسی متنفس کو نہ رہی
تو ایک شخص قصر شاہی میں حاضری کی اجازت کا طلبگار ہوا اور خواہش کی کہ شہزادی
کی صورت نہیں صرف حالت ایک دفعہ دیکھوں، اور تھوڑی دیر بعد ایک سنڈ
مسنڈ جوان جس کی گھنی ڈاڑھی خاک میں اٹ رہی تھی جس کے میلے بال الجھ کر
جلد سے چمٹ چکے تھے، ایک میلا سا تہبند باندھے اور کمبل کی مرزئی پہنے اندر داخل
ہوا، اس کی صورت وحشیوں کی سی اس کی رفتار گنواروں کی سی، اس کی گفتگو
اکھڑوں کی سی، کس کا مجرا کہاں کی کورنش کیسا آداب اور کدھر کی تسلیم ایک
نظر ادھر سے ادھر ڈالی آگے بڑھا شہزادی کو دیکھا مسکرایا، اور باواز بلند کہا،

مریض سے زیادہ مردنی تم لوگوں کے چہروں پر چھائی ہوئی ہے، موت
اچھے آدمیوں کے لیے ایسا خطرناک واقعہ نہیں، دنیا اپنی بے ثباتی، حالت اپنا
تزلزل، زندگی اپنا انجام اور خوشی اپنا نتیجہ تم کو دن رات ہر رنگ میں اور ڈھنگ
میں ہر صورت سے اور ہر حالت سے اچھی طرح دکھا رہی ہے، فانی دنیا سے وداع
ہوتے وقت تمہاری حکمراں ملکہ اور کوہ سلیمبر کا فقیر جوگی دونوں ایک ہیں صبر کرو، مشیت
پر راضی رہو، تقدیر پر اور خاموش ہو جاؤ حکم الٰہی پر، دولت اندلس دیکھنے والوں
کو بڑے بڑے تماشہ دکھا گئی اس نے عبدالرحمن اول و دوم جیسے بے مثل مدبروں کو

انگلی کے ایک اشارے سے ڈھائی گز زمین کے نیچے پہنچا دیا، اس نے اپنے ظاہر فریب چہرہ کے ایک تبسم سے ابوعبداللہ جیسے بے وفا کتے سے بدتر بنا دیا آج وقت ہے کہ میں دکھاؤں اور تم دیکھو جنگلی ہستیاں قصر شاہی کی روحوں سے فقیر صورتیں ایسے انسانوں سے دو گز کی سوکھی لکڑی چمکدار ہتیاروں سے چکٹ لباس زرین پوشاک سے زیادہ طاقتور ہیں، تم نے اپنے سجدے کرلیے مسیح و مریم کی پرستش دیکھ لی اب میرا سوانگ بھی دیکھ لو،

سب دنگ اور دم بخود تھے، شمعوں کی روشنی نے رات کا دن بنا دیا تھا، وحشی اتنا کہہ کر آگے بڑھا اور ایک جواہر نگار کرسی گھسیٹ کر طلائی مسہری کے پاس جس پر ملکہ دنیائے ناپائدار سے وداع ہو رہی تھی بیٹھ گیا، غور سے صورت دیکھی اور کہا،

معجزہ اور کرامت نہیں ہمت اور طاقت نہیں محض خدا کی قدرت ہے اور اسلام کی برکت کہ ایک گنہ گار انسان ایک ادنےٰ مسلمان وہ کر دکھاتا ہے جو تمہارے ہاں بڑے بڑے نہ کر سکے، اسلامی اثر سلطنت کے ساتھ ہی فنا ہو چکا تھا، اور ملک میں مسلمانوں کی تعداد اب برائے نام تھی لیکن تعصب کی آگ اتنا قدر بھڑک رہی تھی کہ باوجود حکومت کے عیسائی مسلمانوں کا قتل کار ثواب سمجھتے تھے وحشی کی گفت گو سنتے ہی ارکین سلطنت بگڑ گئے، ایک بڈھا راہب اٹھا، اور کہنے لگا،

مسلمان اپنے غلط عقیدے کی کافی سزا بھگت چکے، ان کو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ حق اور باطل میں کیا فرق ہے، خداوند نے انکو اچھی طرح ذلیل و رسوا کر کے دنیا کو دکھا دیا، کہ جھوٹی ترقی پائدار نہیں اور دنیا میں مستقل زندگی ان ہی لوگوں کو میسر ہے، جو حقیقی رضا مندی مقدم سمجھتے ہیں،

وحشی ہماری ترقی اور تنزل کا کچھ واسطہ خدا سے نہیں، یہ ہمارے اپنے اعمال ہیں، جبتک ہم نے ترقی کی کوشش کی کامیاب ہوئے، جب ہم نے تنزل کیطرف رجوع کیا تو روکنے والا کون تھا، فتح اور شکست صداقت کا معیار نہیں ترقی اور تنزل پر حقانیت کا انحصار پہلے تھا نہ اب ہے، میں خدا کا ایک گنہ گار بندہ ہوں، لیکن تمکو جن معجزوں پر کامل بھروسہ اور پورا یقین ہے وہ میں خود دکھا دونگا تمہاری شہزادی مر رہی ہے سانپ کا زہر چڑھ چکا، اگر بیمار کو چنگا مردہ کو زندہ کرنے والی کوئی روحانیت تم میں موجود ہے، تو اس سے کام لو، ورنہ یقین کرو، تمہارا عقیدہ غلط تمہارا یقین جھوٹا، حضرت مسیح کے وہ معجزات جن پر تمہارا ایمان ہے خاک عرب سے اُٹھنے والے رسول کی امت کا ایک ادنےٰ خادم دکھا سکتا ہے،

حکومت کی طاقت وحشی کے ان الفاظ کو برداشت نہ کر سکی، اگر معاملہ نازک نہ ہوتا تو شاید چیل کوّوں کو بوٹیاں دیدی جاتیں، تاہم اتنی سزا ملی کہ مدعی نہایت ذلت کے ساتھ دھکے دے کر نکالدیا گیا،

(۳)

فرشتۂ صبح کا یہ آسمانی پیام کہ بچے جنو موت کے لیئے اور مکان بناؤ ڈھلنے کے لیئے ہوا میں گونج رہا تھا، کہ الفیٹا کا وہ نازک جسم جس کا ہر عضو اپنی گردش سے قیامت ڈھاتا اور بجلی گراتا تھا ٹھنڈا برف ہو گیا، نبضیں ختم ہوئیں، سانس رخصت ہوا اور جس کے حسن کی دھاک ایک عالم میں بیٹھی ہوئی تھی وہ گوشت کا اب ایک بے جان لوتھڑا تھی، وہ متوالی آنکھیں جنکا نظارہ ٹھنڈے دل کو بھی تڑپا دیتا تھا بند ہوئیں، اور وہ لب نازک جن کی ہلکی پیازی اور سرخی آنکھوں کے راستہ کلیجہ کے باہر ہوتی تھی ہلدی کی تحریر بن گئے، قصر شاہی سے ماتم کی صدائیں اور شیون کا نالہ بلند ہوا، اور جہاں پھولوں کی قطار عالم بہار پیدا کر رہی تھی

وہاں سیاہ لباس کے سوا کچھ نہ تھا، شاہی جھنڈے سرنگوں تھے، اور در و دیوار خاموش اور ساکت، وزراء دم بخود، فوج حیران اور دست بریشان بڈھا باپ اور بدنصیب ماں دیوانوں کیطرح جھک جھک کر چہرہ دیکھتے اور کلیجہ میں گھونسے مارتے الگ ہٹ جاتے، ہر طرف ایک کہرام مچ رہا تھا، گیارہ بجے کے قریب جنازہ اٹھایا گیا، ارمان بھرے دل جو عالم خیال میں ہزارہا امنگیں پہلو میں لیئے بیٹھے تھے، برہنہ سر اور ننگے پاؤں ساتھ ہوئے، اور دوپہر کے بعد حسینۂ اندلس سپرد زمین کر دی گئی،

الفنٹیا کے بعد اس کا چھوٹا بھائی فریڈرک تخت و تاج کا وارث تھا، مگر اس کی عمر چونکہ بارہ سال سے کم تھی اس لیئے یہ تجویز ہوئی کہ ہیرس فریڈرک منڈ کا بھتیجا عارضی طور پر بادشاہ قرار دیدیا جائے اور ہوشیار ہوتے ہی سلطنت کا مالک فریڈرک ہو، اس تجویز سے چند اراکین متفق نہ تھے مگر کثرت رائے سے یہی طے ہوا، اور قرار پایا کہ کل علی الصباح ہیرس کی سرپرستی میں فریڈرک کی تخت نشینی کا اعلان ہو جائے،

الفنٹیا جیسی قابل ناز ہستی کی فنا دنیا کا پہلا واقعہ نہ تھا، نہ معلوم ایسے ایسے کتنے چمکدار چہرے خاک میں ملے جو موت کے وقت دیوانوں کیطرح سر پھوڑ رہے تھے وہ جلوس کے وقت باغ باغ اور نہال نہال تھے، غرناطہ دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا، بنو امیہ کی عالیشان عمارتیں منہ سے بول رہی تھیں قصر شاہی اور گرجا جشن نوروز کو مات کر رہے تھے، تمام روز عید کا لطف رہا، رات کو جب اعلان شاہی کا وقت قریب آیا تو شہزادہ جمیس نے ایک تحریر پیش کی جس میں

صاف طور پر ملکہ الفیٹا کے یہ الفاظ موجود تھے کہ تاج و تخت کا وارث میرے بعد جیمس ہے،

جیمس خاندان شاہی کا بہت بڑا رکن تھا، اور کورٹ شپ کے سلسلہ میں قریب قریب اس کا تمام وقت ملکہ کی صحبت میں بسر ہوتا تھا، جیمس کے دعوے اور اس تحریر نے اب سلطنت کے دو حصے کر لیے ایک فریق ہیرس کی تخت نشینی کا خواہاں تھا دوسرا جیمس کا،

اس وقعت اور ہر دلعزیزی کے علاوہ جو جیمس کو میسر تھی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ الفیٹا کی زندگی میں محبت کا کوئی مرحلہ ایسا نہ تھا جو عاشق جانباز نے بآسانی طے نہ کیا ہو۔ ڈہالیس اور اس کی بیوی فلورا دونو ماباپ اس کی شادی کے برخلاف تھے، مگر جیمس کی اطاعت محبت سنت خوشامد نے الفیٹا کے دل میں کچھ ایسا گھر کر لیا تھا کہ بظاہر وہ اس کے ہر قول کو صحیح اور دعوے کو درست تسلیم کرتی،

الفیٹا کے مرتے ہی اس نے اپنی ہوشیاری سے تمام بڑے بڑے آدمیوں کو گرویدہ کر لیا، اور گولس اور اس کی بیوی دونو نے اس تحریر کی مخالفت کی مگر جیمس تخت نشین ہوا۔

(۴)

زمرد پا مسہریوں اور پھولوں کی سیجوں پر آرام کرنے والی پرسیٹیو یعنی غرناطہ کے شاہی قبرستان میں سر منہ لپیٹے ہزاروں من مٹی کے نیچے پڑی ہے جس کے درباروں میں بڑے بڑے امرا اور وزرا دست بستہ حاضر تھے آج گنجان درختوں کا سایہ عشق پیچاں کی بیلیں، لو کے جھکڑ اور مٹی کے تودے ان کے ہمراز و دمساز ہیں، ابھی چند تھنٹے پہلے پرسیٹیو کی چہل پہل شہر کی آبادی کو مات کر رہی تھی، ملکہ

کے دفن میں رعیت کا ہر چھوٹا بڑا شریک تھا لیکن اسوقت ہوا کے جھونکوں اور رات
کی سائیں سائیں کے سوا کوئی آواز نہیں۔ البتہ درختوں کے پتے فنا ہونے والے
کا مرثیہ رک رک کر پڑھ لیتے ہیں۔ اس عالم سنسان میں کدال پھاوڑوں کی آواز ہوائیں
گونجی، رات اندھیری تھی اور جس کی خوابگاہ جھلاجھلی کی روشنی سے دن کو پر
بٹھاتی تھی اسوقت صرف ایک شمع اس کے سرہانے رو رہی تھی دنیا عالم خواب میں
تھی، نظام عالم کا ہر ذرہ اپنے کام میں لیکن ایک شخص برابر قبر کھودنے میں مصروف
تھا یہانتک کہ لاش کا صندوق نظر آیا، اب وہ اندر اترا صندوق کھولا لاش
نکالی اور کندھے پر رکھ باہر آیا قبر بدستور بند کردی اور چلتا ہوا۔

مسافر شب کیطرح اس شخص کی رفتار بھی لحظہ بہ لحظہ تیز ہو رہی تھی کفن میں
لپٹی ہوئی لاش اس کے کندھے پر تھی قبرستان سے باہر نکلکر وہ ٹھٹکا۔ اس نے
چاروں طرف نظر دوڑائی۔ کائنات کے رخ روشن پر رات کی سیاہی کا برقع
پڑا ہوا تھا، اور بظاہر کوئی روک ٹوک نہ تھی پر سینہ کا محافظ اطمینان سے نیند
کے مزے لے رہا تھا۔ مگر اس شخص کا دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ سڑک پر پہنچ کر وہ
پھر ٹھیرا اور چاروں طرف اچھی طرح دیکھا۔ کچھ سوچا پھر آگے بڑھا، تھوڑی دور چلنے
کے بعد وہ اس سڑک پر ہولیا جو دمشق کو جاتی تھی اور آناً فاناً نظروں سے غائب
ہوگیا،

(۵)

بڑھے لعین تو نے اپنے مکر و فریب سے جو مصیبت میرے سر منڈھائی
جبتک میں اس کی کافی سزا تجھ کو نہ دے لوں میرا دل ٹھنڈا نہیں ہو سکتا،
رعیت کا ایک فرد بھی ایسا نہیں جو میرے حکومت کے برخلاف ہو، یہ تمام آگ
تیری لگائی ہوئی ہے۔ تو نے میرے ہی ساتھ نہیں بلکہ اپنی اس مری ہوئی لڑکی کے

کے ساتھ دغا کی جس کا تو عاشق زار تھا، تجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ میری
صورت کی دیوانی تھی، اس نے تیری مرضی کے خلاف مجھ سے شادی کی، تیرے
غصہ کو ٹھکرا دیا، تیری نفرت کو حقارت سے جھڑک دیا گیا یہ (شادی کی) انگوٹھی
وہی نہیں ہے جو تیرے ہاں سات پشت سے برابر چلی آتی ہے، اب بھی اگر تو
اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا تو میں تجھ کو اس کا یہ مزا چکھاؤنگا، کہ تو ہمیشہ
یاد رکھیگا،

میں نے ہاتھ میں ہتھکڑی، پاؤں میں بیڑی اور گردن میں طوق تھا، سر کے
سفید بال ہوا سے اڑ اڑ کر اس کے منہ پر گر رہے تھے، اس کے ہونٹ خشک تھے
اس کا چہرہ اداس تھا، ننگی تلواروں کے پہرہ میں وہ خاموش کھڑا تھا، کہ جمیس
دانت پیستا ہوا آگے بڑھا اور کہا۔

[illegible] اور چھوٹا
سے تیری ساری یقیناً میری بربادی ہے، اگر تو اب بھی توبہ کرے اور یقین دلا
کہ آیندہ میری اطاعت تیرا فرض ہوگا، تو میں تجھ کو چھوڑ دوں،

لیسن ظالم تو غلطی پر ہے، چند روزہ سلطنت نے تیری عقل پر پردے
ڈال دیئے اور تیری قوت یہ پائیدار نہیں ہے، وقت آتا ہے مسلمانوں کے اقبال
سلطنت چشم زدن میں ملیامیٹ ہوگئی، کل جہاں توحید کے جھنڈے اڑ رہے
تھے اور اسلام کے جھنڈے بلند ہو رہے تھے آج وہاں خاک اڑ رہی ہے، فرڈیننڈ
جیسا فاتح جس کی شجاعت ضرب المثل ہے، موت کی چکی میں چیونٹی کی طرح
پس گیا، انفینٹا [illegible] گل اندام پھول کی طرح دنیا کو مہکا کر ایک رات میں مرجھا
گئی، یاد رکھ بیوقوف جس وقت ہمیشہ ساتھ دینے والا نہیں، انگوٹھی جو تیری انگلی
میں ہے، بے شک میرے خاندانوں کی ہے اور مجھے اب گو انفینٹا موجود نہیں یہ پہننے

میں تامل نہیں کہ مرنے والی دغا باز تھی کہ مجھے علم نہ ہونے دیا، اسپر بھی تیری نخوت تکنت ظلم وستم اس قابل نہیں کہ ملک کی باگ تیرے ہاتھ میں دی جائے،

للین کا یہ آخری فقرہ ختم نہ ہوا تھا، کہ جمیس کی آنکھوں میں خون اتر آیا وہ دانت پیتا آگے بڑھا اور بندوق کا کندہ اس زور سے منہ پر مارا کہ لین کا چہرا لہو لہان ہوگیا اس نے سفید ڈاڑھی سے لال خون پونچھا اور کہا،

کیا الفیڈیا کی محبت یہی معنی رکھتی ہے؟ حق کہنے پر آپے سے باہر نہ ہو یہ گروہ جو تم تیرے دام میں پھنسکر تیری حکومت کا موید ہے کل تیرے مظالم سے سر پہ ہاتھ رکھ کر روئے گا تو دغا کا پتلا، اور فریب کی پوٹ ہے،

جمیس نے اب جلاد کی طرف اشارہ کیا اور آناً فاناً لیسن کی گردن زمین میں تڑپنے لگی،

(۲)

پہاڑ کا لامتناہی سلسلہ دور تک پھیلا ہوا ہے، دامن کوہ میں جس کے سامنے دریا لہریں لے رہا ہے پھونس کی جھونپڑی میں ایک مہ جبین آنکھیں کھولے ٹوٹی سی چارپائی پر لیٹی ہے، جسم بلورین پر نیلی رگیں نقاہت سے منودار ہو کر ابر سیاہ کے غلیظ ٹکڑوں کا سماں دکھا رہی ہیں، مشکل سے بات کر سکتی ہے، سانس آہستہ آہستہ چل رہا تھا، آنکھیں بند کرتی ہے، کھولتی ہے اور اٹھا آنکھوں سے بدقت تمام ایک نظر دروازے تک پہنچا کچھ سوچنے لگتی ہے آفتاب خاصا تیز اور ہوا ابھی گرم ہے دن کے چار بجے ہوں گے کہ ایک بڈھا جس کا چہرا سر پہ پگڑ باندھے لمبا کرتا پہنے ہاتھ میں موٹا سا لٹھ لیے آ پہنچا اس کے ایک ہاتھ میں تازہ دودھ کا پیالہ ہے مریض کے قریب پہنچکر سہارا دے کر اٹھایا اور دودھ پلا کر لٹا دیا

اس کے بعد چرواہا باہر نکلا، بھیڑیں درہ میں بند کیں پہاڑ پر چڑھا، کچھ
پھل توڑے پانی کا ایک ڈول دریا سے بھر واپس آیا۔
مریضہ منتظر تھی، آفتاب غروب ہو چکا تھا زیتون کا تیل چراغ میں ڈال کر
چرواہے نے روشنی کی، بیمار کو اور دودھ پلایا۔ اور خاموش ہو بیٹھا،
کانپتا ہوا نازک ہاتھ بیمار کا اوپر اٹھا تیمار دار کو اشارے سے بلایا، اور
رک رک کر کہا "بتا........ دو........ تم...... کون ----
... ہو...... میں .... کہاں...... ہوں؟"
چرواہے کے سخت چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ آئی اور کہا۔
میں غرناطہ کا ایک معمولی چرواہا ہوں اور آپ چرواہے کے گھر میں؟
بیمار مجھ پر .... اور ...... کیا گزری
چرواہا آپ کو اپنی داستان کہاں تک یاد ہے
بیمار سانپ کے کا... ... ٹنے تک،
چرواہا میں نے جب یہ خبر سنی تو اس لئے کہ میں مسلمان ہوں اور میری
کتاب مقدس یعنی قرآن ہر دکھ کی دوا اور ہر مرض کی شفا ہے، مجھ کو یقین
کامل تھا کہ سانپ کا زہر اتار دونگا، محل میں پہنچا، انسان جب حیات فانی کی
کنہ کو پہنچ جاتا اور صنعت سے صانع کا پتہ لگا لیتا ہے تو وہ مخلوق ہو کر فنا فی الخالق
ہو جاتا ہے۔ اور یہ وہ وقت ہے کہ کائنات کی ہر شے اس کے سامنے ہیچ ہوتی
ہے۔ یہی اشیا جن میں کچھ نہ کچھ خاصیت ضرور ہوتی ہے اس مرتبہ پر پہنچ کر
انسان سے پوشیدہ نہیں رہتیں، میں خادم ہوں ایک ایسی ہستی کا جس کے
حضور میں حجر و شجر گویا ہوتے، مجھے معلوم تھا کہ جنگل کی خودرو بوٹیاں قدرت
کا مخفی خزانہ ہیں، میں نے علی الاعلان اراکین دربار سے خطاب کیا کہ یہ حقائق

کے امتحان کا بہترین موقعہ ہے عبادت گزار راہب اپنے کام دکھائیں یا اسلام کے
ایک گنہ گار بندے کے عقائد کا تماشہ دیکھیں، افسوس یہ اعلان بجائے اس کے
کہ قدر سے دیکھا جاتا۔ حقارت سے مسترد کر دیا گیا، اور انہوں نے ایک مسکین مہا
زندگی کے مقابلہ میں اپنی لغو ضد اور ہٹ دھرمی کو ترجیح دے کر آپ موت کے
سپرد کر دیا، مجھے معلوم تھا کہ پانی کا ڈوبا ہوا۔ اور سانپ کا کاٹا ہوا کچھ دیر
تک اس حالت کے بعد بھی جس کو ظاہری آنکھیں موت سمجھتی ہیں قابل علاج
رہتا ہے، میں نے بڑی کوشش سے لاش کے صندوق اور قبر کی دیواروں میں
ہوا کے داخل ہونے کا راستہ رکھا اور دفن کے بعد آپ کو نکال کر خدا کی قدرت
تماشا دکھا دیا،

وہ چہرہ جس پر مردنی چھا چکی تھی اب اس پر دو کیفیتوں کا گذر تھا خوشی
کے آثار فوراً نمودار ہو گئے اور اس وقت کی تصویر جب ظالم سانپ نے ڈسا تھا آنکھ
کے سامنے پھر گئی مر کر زندہ ہونا معمولی بات نہ تھی اس خاص حالت میں بھی اس
خبر نے کمزور جسم میں ایسی طاقت پیدا کر دی کہ ملکہ اٹھ بیٹھی مسرت کے انتہائی
جذبات اس کے ہر سانس سے اور ہر حرکت سے ظاہر ہو رہے تھے، مگر اس کے ساتھ
ہی محسن کی خدمات کا بار بھی گردن پر سوار تھا، کہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف
دیکھتی تھی کہ اس کا کچھ زیادہ پتہ لگاؤں اور معلوم کروں کہ یہ شخص کون ہے

دفعتہً وہ فرط مسرت سے اچھل پڑی اور چرواہے سے کہا آپ مسلمان ہیں؟

"الحمد للہ اسلام کا ادنیٰ خادم"

ملکہ کچھ شک نہیں آپ نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔

چرواہا یہ صرف خدا کا فضل تھا، انسان بغیر اس کی اعانت کے کچھ نہیں
کر سکتا۔

ملکہ آپکی یہ رائے میں میری یہ نقاہت کب تک دور ہو جائے گی

چرواہا افسوس میں طبیب نہیں ہوں، تجربہ کہتا ہے تین چار ہفتہ میں

یہ میں جانتا ہوں کہ یہاں ہر قسم کی اذیت اور تکلیف آپ کو پہنچ رہی ہے قصر شاہی میں وقت گذارنے والا جسم چرواہے کی جھونپڑی میں دن بسر کر رہا ہے، ملکہ عالیہ میں مہمان نوازی کے قابل نہیں، تخت سلطنت مبارک ہو، پھر آپ کہاں اور یہ در و دیوار کہاں خوش نصیبی تھی کہ اس زمین کی کہ نازک قدموں کو بوسہ دیا اور اچھی تقدیر تھی میری کہ یہ جھونپڑی اس روشن چہرہ سے منور ہوئی،"

ملکہ اب خاموش تھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ آنکھوں میں لوٹی اور اس آخری فقرہ کا جواب صرف ترچھی نظر تھی جس میں اعتراف کرم کے ساتھ محبت کی ایک خفیف جھلک موجود تھی،

ان آنکھوں میں ایک جادو تھا، یہ نگاہ ایک بجلی تھی جو غریب چرواہے کے دل پر گری اور سر سے پاؤں تک خاک سیاہ کر دیا تھا بانہ اُٹھا اور تڑپتا ہوا قدموں میں گر پڑا

ملکہ کیا تمکو بھی سانپ نے ڈسا، یہانتک تو کوئی علاج والا بھی موجود نہیں

چرواہا ہاں مجھ کو اور قسم کے سانپ نے کاٹا، مگر میرا علاج تو وہی ہے جس نے مجھ کو ڈسا کیا، یہ زہر قاتل نہیں پر لطف ہے،

ملکہ لطف تو میرے زہر میں تھا کہ دنیا سے تھوڑی دیر کو بالکل ہی بےخبر ہو گئی تھی، ایک معمہ تو بہت اچھا کھل گیا،

چرواہا "وہ کیا؟"

ملکہ "یہ مذہب کے جھگڑے"،

چرواہا وہ کس طرح

ملکہ موت کے بعد کچھ نہ تھا دوزخ تھا نہ بہشت اور عذاب تھا نہ ثواب

چرواہا "گر موت تو نہ تھی"

ملکہ پھر کیا تھا۔

چرواہا بے ہوشی۔

ملکہ یہ بھی موت ہی تھی اور اگر علاج نہ ہوتا تو یہی حالت موت کی تھی کوئی دوسرا نتیجہ ایسا نہ تھا۔ جو اس سے مختلف ہوتا،

چرواہا بے ہوشی بالآخر موت ہو جاتی، مگر بے ہوشی موت نہ تھی اور اعمال کی جزا موت کے بعد ہے،

ملکہ یہ اسلام کا عقیدہ ہے؟

چرواہا نہیں یہ صرف اسلام کا نہیں بلکہ ہر ذی عقل کا

ملکہ یہی عقیدہ عیسائیت کا ہے،

چرواہا ہاں نتیجہ تو قریب قریب ہر مذہب کا یہی ہے اور اعمال کی سزا و جزا کے سب قائل ہیں، کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح مگر اصل اصول قابل بحث ہے،

ملکہ آپ پیغمبر عربی کے قائل ہیں،

چرواہا لاریب وہ بے مثل ہستی تھی جس نے زبان اور قلم سے نہیں اعمال اور افعال سے اپنی نبوت کا ثبوت دیا اور دنیا کے ہر تعلق کو سنت بنا دیا بشرطیکہ وہ ناجائز نہ ہو،

ملکہ "اس کا کیا مطلب"

چرواہا اسلام کی تعلیم ترک دنیا نہیں بلکہ بیوی بچے عزیز اقارب سب انسان کی جزو زندگی ہیں اگر ترک دنیا کے بعد انسان خدا کی عبادت کر سکا تو زیادہ قابل تعریف نہیں یہ ظاہر ہے کہ قدرت کا منشا نظام عالم سے بقائے حیات ہے اگر انسان

قدرت کے اس منشا کی مخالفت کرے تو اس کی تعلیم جائز نہیں اور اس کی پیروی قطعاً نامناسب،

چرواہا میں عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر یقین کرتا ہوں اسلام نے انکی نبوت کا اعتراف کیا ہے

ملکہ کیا واقعی"؟

چرواہا یقیناً، کلام الہی میں جس کو ہم قرآن شریف کہتے ہیں یہ بات صاف ہے،

ملکہ مجھے اس کا علم نہ تھا پھر ہمارے آپ کے مذہب میں کیا فرق رہا"

چرواہا ہم حضرت عیسیٰ کے ساتھ رسول عربی کو پیغمبر آخر الزماں یقین کرتے ہیں، آپ کی انجیل کو بھی خدا کا کلام مانتے ہیں، اس لیے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے لیکن عیسائی ہمارے رسول کی پیغمبری کے قائل نہیں،

ملکہ اس میں انکا کیا حرج ہے،

چرواہا حضرت عیسیٰ کی زندگی کی پیروی وہ کر نہیں سکتے، کرتے ہیں وہ جو اسلام کے احکام ہیں مگر ہمارے رسول کی زبان سے مخالفت کرتے ہیں جسکے معنی ہٹ دھرمی کے سوا کیا ہو سکتے ہیں،

ملکہ آپ مسیح کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں،

چرواہا نہیں ہرگز نہیں، ہم خدا کو وحدہ لاشریک یقین کرتے ہیں اور اس کی ذات کو ہر قسم کے شرک سے بری سمجھتے ہیں حضرت عیسیٰ کو پیغمبر اور انکی مقدس والدہ حضرت مریم کو دنیا کی بہترین عورت مانتے ہیں، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے خدا کو باپ بننے کی ضرورت نہ تھی، آپ ہی خیال کیجئے جو اتنی قدرت رکھتا ہے کہ انسان سے انسان پیدا کر دے کیا وہ بغیر باپ کے اولاد

پیدا نہیں کرسکتا، بہر حال حضرت آدم کا پیدا کرنے والا بھی تو وہ ہی ہے جس کے وجود کے ہم اور آپ دونو قائل ہیں اور جس کو ہم دنیا میں سب سے پہلا انسان خیال کرتے ہیں،"

ملکہ "یہ باتیں تو دل کو لگتی ہیں مگر اس کے متعلق ہم پھر کسی وقت گفتگو کرینگی

چرواہا مجھے ایک بات اس سلسلہ میں اور کہنی ہے اور وہ یہ کہ باوجود نبوت اور پیغمبری کے ہماری کتاب مقدس جو ہمارے رسول پر نازل ہوئی ہم کو یہ بتاتی ہے کہ ہم اپنے رسول کو اپنے ہی جیسا انسان سمجھیں، یہ نہیں کہ اس کو خدا تسلیم کریں

ملکہ نہایت خوب میری رائے میں رسول عربی کی صداقت کا یہ بہت بڑا دعوے ہے کیا آپ کے پاس قرآن موجود ہے اور مجھے آپ یہ الفاظ دکھا سکتے ہیں

چرواہا قرآن مجید میرا ایمان ہے، میری جان ہے میں اکثر اس کی تلاوت کرتا ہوں، وہ ہر مسلمان کے پاس موجود ہوگا

اتنا کہہ چرواہے نے ملکہ کے سامنے وضو کیا اور قرآن شریف اٹھا کر لایا بوسہ دیا جزدان کھولا اور یہ آیت دکھائی،

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

ملکہ ایک اور بات دیکھنے کے قابل ہے کہ یہ خدا خود نہیں کہہ رہا، بلکہ پیغمبر کی زبان سے کہلواتا ہے کہ تم کہو کہ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں میں تسلیم کرتی ہوں کہ خاک عرب سے اٹھنے والا پیغمبر صادق تھا،

چرواہا مرحبا مرحبا کہو اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ملکہ نے باواز بلند کلمہ پڑھا، اور چرواہے نے گردن جھکا کر اس کی صداقت کا شکریہ ادا کیا،

یقیناً تو اس قابل ہے کہ تیری بوٹیاں چیل اور کوں کو دی جائیں کبھی آجتک ایسا اتفاق نہیں ہوا۔ آخر تیرا فرض منصبی کیا تھا، یہی نہ کہ تو قبرستان کی حفاظت کرے اور بلا اجازت شاہی کسی متنفس کو اندر نہ داخل ہونے دے ملکہ کے صندوق کا غائب ہونا ایک ایسا راز ہے جو ایک دو نہیں سینکڑوں آدمیوں کو بیوند زمین کر دیگا، افسوس ہے کہ حکام کی تحقیقات اور پولیس کی کوششوں پر کہ ایک بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ اور یہ پتہ نہ چلا کہ لاش کا صندوق کدہر غارت ہوا

حضور عالی! میں بے شک مجرم ہوں اور جو سزا میرے لئے تجویز کی جائے میرے جرم کے مقابلہ میں وہ کم ہے لیکن میں اتنا عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ یہ واقعہ اسی روز پیش آیا جس روز ملکہ عالیہ دفن کی گئی ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس روز باد و باراں کے طوفان کی یہ کثرت تھی کہ میں رات کے آخری حصہ میں کئی گھنٹہ تک اپنے مکان سے باہر نہ نکل سکا اس کے بعد سے میں ہر روز موجود رہتا ہوں اور رات کو تمام رات دروازے کے پاس سوتا ہوں،

جیمس یہ سب ٹھیک ہے لیکن تو نے وہ جرم کیا ہے کہ قتل کافی سزا نہیں ہو سکتی، کیوں لارڈ سنگھم

سنگھم جہاں پناہ عقل دنگ ہے کہ یہ کیا ہوا، اور کیونکر ہوا غلطی ہم ہی سے ہوئی بادشاہ فرڈی نینڈ کے زمانہ سے یہ انتظام چلا آتا ہے کہ خاندان شاہی کی قبروں پر چالیس روز ننگی تلواروں کا پہرہ رہتا تھا۔ لیکن ہر فی شد فی کہ ملکہ آنجہانی کی قبر پر یہ انتظام نہ ہو سکا۔

جیمس مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ لاش کا کوئی شخص کیا کرے گا

سنگھم حضور معمہ ہے

جیمس یقیناً اسی نے توہین کی

سنگھم اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے،

جیمس لکہ آنجہانی کے عشاق دنیا کے ہر حصہ میں موجود تھے ممکن ہے کسی شریر النفس نے ایسی حرکت کی ہو،

سنگھم یہ بھی ممکن ہے

جیمس کیا غضب ہے کہ آپ لوگ ایسے ظالم شقی القلب دغاباز کا پتہ نہیں چلا سکتے،

سنگھم جب وقت سے یہ خبر وحشت اثر کانوں میں پہنچی ہے، ہم سب کے ہوش پریشان ہیں اور کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا کہ ہم اطمینان سے بیٹھیں

جیمس مگر اس وقت تک کی کوشش کا کیا نتیجہ ہوا۔

سنگھم کچھ سراغ ملا تو ہے، مگر قابل یقین نہیں،

جیمس کیا مجھ سے بھی تو بیان کرو۔"

سنگھم صرف قدموں کے نشان سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی آبادی جہاں زیادہ تر چرواہے آباد ہیں، کوئی شخص لے کر گیا ہے، صرف وادی کبیر تک پتہ چلتا ہے اس کے بعد نشان اس قدر ہلکے ہو گئے ہیں، کہ آئندہ سراغ نہیں ملتا۔

جیمس جب وہاں تک کا پتہ چل گیا تو کیوں نہ ان سب کو گرفتار کیا اور تحقیقات کی،

سنگھم تحقیقات ہو رہی ہے آج صبح کے بعد کا مجھ کو علم نہیں، مسٹر ولی شب و روز اسی میں منہمک ہے وہ ضرور پتہ لگائے گا

جیمس ولی کو فوراً حاضر کرو، کہ آج کی کوشش کا کیا نتیجہ ہوا۔

ولی فوراً حاضر ہوا اس نے بادشاہ کو سلامی دی اور زمین چوم کر خاموش کھڑا ہو گیا،

جیمس کیوں ولی نہایت افسوس کی جگہ ہے کہ اسوقت تک دغا باز کا پتہ نہ چل سکا"

ولی حضور کے اقبال سے کوشش بے کار نہیں جا سکتی، مجرم گرفتار کر لیا گیا، عاصم نام ایک چرواہا ہے، لیکن جرم کا اقبال نہیں کرتا۔

جیمس تمہارے پاس اس کے مجرم ہونے کا کافی ثبوت ہے تو اس کی گردن فوراً اڑا دو، اس کے بال بچے سب تہ تیغ کر دو، اور اس کا گھر و رسب گرا کر کھنڈر بنا دو،

ولی حضور کے اقبال سے شبہ غلط نہیں ہو سکتا متفقہ کھوجیوں کا فیصلہ یہی ہے، بیچ میں چند گز کے واسطے پاؤں کا نشان مٹ گیا ہے اس کے بعد سراغ صاف ہے،

جیمس اس کے بال بچے سب گرفتار کرو اور قتل کرو،

ولی صرف ایک پردہ نشین عورت ہے وہ بھی گرفتار ہے اور کوئی گھر میں نہیں،

جیمس کچھ شک نہیں یہ مسلمان ہی کا کام ہے، وہی کم بخت ہمارے نام کے دشمن ہیں ملکہ کے ساتھ انکو دلی عداوت تھی، فرڈی نینڈ کے نام سے وہ گھبراتے ہیں، بے شک یہ اسی کم بخت کا کام ہے، تم نے ابتک کیوں ان دونو کو زندہ رکھا، جلسہ عام میں دونو کی گردن اڑا دو،

(۸)

انگوٹھی کا راز میری سمجھ میں بھی اسوقت تک نہیں آیا، یہ واقعہ ہے کہ

انگوٹھی وہی ہے جو نسلاً بعد نسلاً ہمارے خاندان میں ہر دلہن کیطرف سے اس کے شوہر کو دی گئی ہے، مجھے جہانتک معلوم ہے الفیٹیا کو جیمس سے ہمیشہ نفرت رہی اس نے اس کی درخواست کو کبھی وقعت نہ دی یہ درست ہے کہ یہ کم بخت بے حیا بن کر ہمیشہ اس کے پاس گھسا رہتا تھا اس کی آنکھ میں چونکہ مروت تھی اس لیئے وہ بادل ناخواستہ اس سے گفتگو کر لیتی تھی لیکن یہ ستم کہ وہ اتنی بڑی وصیت کرتی اتنا بڑا کام کرتی اور ہم کو کانوں کان خبر نہ ہوتی، غلط غلط قطعاً غلط یقیناً غلط،

ہیرس میری رائے میں آپ کو محترم ما اسکی مخالفت کرنی چاہیئے اور رعیت کے ذہن نشین کرا دینا چاہیئے کہ یہ تحریر جھوٹی اور انگوٹھی سرقہ ہے

فلورا ایلین کی مخالفت کا کیا نتیجہ ہوا، یہی نہ کہ وہ قتل کر دیا گیا میں اسی وقت تک اطمینان سے بیٹھی ہوں، جب تک جیمس کی ہاں میں ہاں ملا رہی ہوں اگر جھوٹ موٹ بھی مخالفت کا نام زبان سے نکالوں، تو فوراً جیمس قتل کر دے گا، آخر ایلین کا واقعہ تمہاری آنکھ کے سامنے ہے،

فریڈرک، اگر مقدس ماحق کے مقابلہ میں موت عین زندگی ہے،

فلورا لیکن کوشش جب تک کامیابی کی امید نہ ہو کرنی یقیناً غلطی ہے یہ موت زندگی نہیں جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانا ہے اور ارادتاً کنویں میں گرنا،

ہیرس میں مقدس ملکہ آج زبان سے نکالتا ہوں کہ اندر ہی اندر اس کوشش میں سرگرم ہوں، اور فوج کا بڑا حصہ میرے ساتھ ہے خود لارڈ لیسٹی جس کے ہاتھ میں اس وقت تمام ملک ہے میرا ہمنوا ہے، بارہا اس سے گفتگو ہوئی، وہ اس خیال سے متفق ہے کہ جیمس زبردستی بادشاہ بن بیٹھا

انگوٹھی اس نے کسی سے بنوائی اور یہ دستاویز فرضی تیار کی"

فلورا جب خود لسنی کی یہ رائے ہے تو اس سے بہتر موقعہ کیا ہو سکتا ہے جمیس کی طاقت برائے نام ہے، حکومت درحقیقت لسنی کی ہے، کیونکہ تمام فوج اس کی مٹھی میں ہے، مجھے تو امید نہیں کہ لسنی تمہارے ساتھ ہو

ہیرس فوج اور لسنی سب آپ کے قدیم نمک خوار ہیں اور اسوقت مجبور جمیس کے ساتھ ہیں اگر آپ ہمت کر کے کھڑی ہوں تو دیکھئے فوج کس کا ساتھ دیتی ہے،

فلورا اگر یہ صحیح ہے تو تم لسنی کو میرے سامنے لاؤ۔

ہیرس نہایت خوشی سے

فریڈرک آپ پاپا کی موت کا خیال نہ کیجئے اُنھوں نے حق کی حمایت ضرور کی، مگر عقل کی ضرورت تھی کہ پہلے فوج میں جوش پھیلا دیا جاتا رعیت کو اپنے موافق کرتے اس کے بعد جمیس کی مخالفت شروع ہوتی تو بال بھی بیکا نہ ہوتا

ہیرس بے شک بے شک، میں لسنی کو لاتا ہوں،

(۹)

تیری موت میں دو چار لمحہ باقی ہیں تو نے اپنے ساتھ پردہ نشین عورت کو بھی قتل کروایا، تو مسلمان ہے اور تم لوگ چاروں طرف دھوکے دے کر یہ کہتے پھرتے ہو کہ سچے ہو اور جھوٹ تمہارے پاس مطلق نہیں، مگر او نمک حرام بے ایمان تجھ سے زیادہ دغاباز کون ہو سکتا ہے کہ تو نے لاش کی بے حرمتی کی اور وہ کام کیا جو بدتر سے بدتر مذہب کا آدمی بھی نہیں کر سکتا، تجھ سے زیادہ مکری اور دغاباز یہ تیری بیوی ہے، جو گونگی بنی بیٹھی ہے اور باوجود اس قدر سخت کوشش کے بھی کسی بات کا جواب نہیں دیتی۔

[illegible] نہایت تند و درشت لہجہ میں جمیس نے عاصم سے کہیں جو اس وقت [illegible] کے سامنے ہے،

عاصم تیرا یہ تاج شاہی جو تو نے بے ایمانی سے حاصل کیا میرے قدموں پر قربان ہے الحمد للہ میں مسلمان ہوں اور یہ سچ ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتے تو دغا کا پتلا اور مکر کی پوٹ اور فریب کی مجسم تصویر ہے ہم صداقت کے مقابلہ میں تیرا تاج کیا روئے زمین کی سلطنت کو ہیچ سمجھتے ہیں، یہ پاک دامن عورت [illegible] ذلیل [illegible] کہ بات کرے، میں موت سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ اگر تیری رائے میں مجرم ہوں، تو قتل کا حکم دے، یہ موت جو حق کے راستہ میں میسر ہوگی میرے لئے زندگی سے بہتر ہے،

جمیس بدبخت ناشاد مکار فریبی اپنی چرب زبانی ختم کر تیری موت اسطرح ہوگی، کہ جلاد ایک وار میں تیرا کام تمام کردے، تیرے جسم کی ایک ایک بوٹی چیل کووں کو دی جائے گی، کہ تو بھی دیکھے تجھ فریبی کا گوشت جانور کسطرح کھاتے ہیں، تم لوگ غضب کے بے ایمان ہو کہ اب بھی تو ہم کم سے کم اتنا کر سکیں گے، کہ اس کی ہڈیاں اطمینان سے دفن کردیں، میں اس کے معاوضہ میں تیرے ساتھ کچھ رعایت کردونگا، ورنہ یاد رکھ کتے کی موت مارونگا، اور تیری اس بیوی کو جس کی جان تو یہ کہہ کر بچانا چاہتا ہے کہ بیوی نہیں تیری آنکھوں کے سامنے ایسی سخت ایذائیں دونگا کہ تیرے ہوش جاتے رہیں گے

عاصم میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتے میری زبان سے جو کچھ نکلا وہ حرف بحرف صحیح ہے، اگر اس بے گناہ عورت کو میری بدولت اذیت پہنچی تو یاد رکھ اس کا ذمہ دار تو ہوگا۔ تو نے مجھ کو مجرم سمجھا۔ گو تیری سمجھ

غلط ہے لیکن جو کچھ کرنا ہے میرے ساتھ کر یہ غریب اس نہ پاس ایک مسلمان
عورت میری مہمان ہے اور میں تجھ سے سچ کہتا ہوں، کہ یہ میری بیوی نہیں
تیرے راج میں مصیبت میں پھنسی ہے آج تین روز سے مظلوم حراست اور قید
کی تکلیفیں بھگت رہی ہے، تو اس کو رہا کر کہ میں اسے بے گناہ کہتا ہوں اور
مجھ کو قتل کر بوٹیاں کاٹ مار پیٹ جو چاہے سو کر اس لئے کہ تو مجرم سمجھتا ہے

جیمس ایسی ہٹ دھرمی چوری اور سینہ زوری، تم لوگوں کا خاص
شیوہ ہے، اگر تم ایسے بدمعاش نہ ہوتے تو سلطنت رکھ کر اتنے ذلیل و
رسوا کیوں ہوتے، دغا تمہاری صورت سے، مکر تمہاری حالت سے فریب تمہارے
افعال سے روشن صاف ظاہر عیان، بے عزت انسان بے حیا مجرم بدمعاش
انسان ناہنجار مسلمان گریبان میں منہ ڈال میرے انعام کو دیکھ کہ تجھ جیسے سنگین
مجرم کو اپنے رحم و کرم سے رعایت کرنے کے واسطے تیار ہوں لیکن تو ابھی تک بے
ایمانی پر کمربستہ اور بدمعاشی پر طیار ہے، یہ اگر تیری بیوی نہیں تو کیا تیری ماں ہے
تم دنیا بھر کے بدمعاش ایسے مہمان نواز کہ ایک عورت گھر میں موجود ہے، اور صرف
مہمان ہے، یہ آخری موقعہ ہے اور پھر ایک دفعہ تیری وجہ سے نہیں بلکہ انفیٹا کی
وجہ سے کہتا ہوں کہ اس کی ہڈیاں اگر موجود ہوں تو دیدے، دفن کر دی ہوں
تو بتا دے میں وعدہ کرتا ہوں اور اس بھرے مجمع میں کہ تیرے ساتھ سزائے
جرم میں خاص مراعات کرونگا، ورنہ عنقریب تیری اور تجھ سے پہلے اس عورت کی
موت کا حکم دیتا ہوں، کم بخت تو کیوں گوارا کرتا ہے کہ ایک عورت تیری سنگدلی کا
خمیازہ بھگتے اور اس کی تکا بوٹی ہو،

عاصم جسطرح تو میرے فعل کا ذمہ دار نہیں اسی طرح تیرے فعل کا
میں ذمہ دار نہیں تو اسوقت یہ طاقت رکھتا ہے کہ بیگناہوں کے ساتھ زیادتی

کرسکے، لیکن تو یہ دیکھ لے کہ سلطنت اندلس جس نے سلمان جیسے جلیل القدر
تاجداروں سے دغا کی تجھ سے وفا کرے گی، کون کہہ سکتا ہے کہ تیرا انجام کیا ہوگا
گر میں یہ کہدیتا ہوں کہ انسان کی ہر حالت تغیر پذیر ہے، تو ہمیشہ بادشاہ نہ رہیگا، و
اورجس سلطنت پر آج راج کر رہا ہے یہ سدا تیرا ساتھ دینے والی نہیں اس کے وجہ
پر اتنا گھمنڈ نہ کر کہ عقل کو بالکل ہی کھودے تیری رائے میں میں مجرم ہوں تو مجھ پر اپنا
حکم چلا۔ گو میں تجھ سے کہہ رہا ہوں کہ میں بے گناہ ہوں، لیکن اس پر مصر نہیں
ہاں اس پر اصرار ہے اور ضرور ہے کہ اس عورت کے رونگٹے کو بھی اگر تکلیف پہنچی، تو
دنیا اور دین دونو تجھ پر لعنت برسائیں گے،

جیمس اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ میں پہلے اس عورت کو تیرے
سامنے اذیت سے قتل کردوں اور جب تیری آنکھیں اپنے اعمال کی سزا اچھی طرح
بھگت لیں اس کے بعد تیرے قتل کا حکم دوں، کیوں سنگھم تمہاری کیا رائے ہے

سنگھم جہاں پناہ کا فیصلہ نہایت درست بجا، جو حکم آج اس کو دیے
گئے ہیں، اسپر اس کو غور کرنے کی اگر مہلت ملے تو عین ترحم ہے میرے خیال میں
یہ زیادہ بہتر ہوگا، کہ حضور ان دونو کو سہ شبانہ روز کی مہلت عنایت فرمائیں تا کہ
یہ اپنی حالت پر اچھی طرح غور کرلیں،

جیمس اچھا منظور،

(۱۰)

محترمہ، معاملہ ایسا نازک ہے کہ میں زبان سے کوئی حرف نہیں نکال سکتا
بادشاہ جیمس کا نمک پروردہ ہوں انکی اطاعت میرا فرض ہے کون ایسا نمک حرام ہوگا
جو اپنے بادشاہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو، اسپر بادشاہ کے الطاف و کرم جو میرے
حال پر ہیں وہ ہی ظاہر ہیں اور ایک مجھ پر ہی کیا تمام رعیت ان کے عدل و کرم کا کلمہ

پڑھ رہی ہے، آپ کی گفتگو کا مطلب مطلق نہ سمجھا، مگر اتنا ضرور عرض کرونگا کہ ملکہ
انجہانی کا نمک ہماری رگوں میں پیوست ہے، آپ کی حکم عدولی نمک حرامی ہے خاندان
شاہی کے اختلاف میں ہم غریب اہلکار دخل دینے کا حق نہیں رکھتے، فوج ملکہ
انجہانی کے نام پر قربان ہونا اپنا فخر سمجھتی ہے آپ اپنے حقوق کا دعوے
کیجے اول تو مجھ کو بادشاہ ہی سے امید ہے کہ وہ ہی آپ کی صدا کی تائید فرمائیں
گے اس کے بعد اگر فوج کی اعانت ضروری ہوئی تو وہ بھی اپنی خدمات پیش
کریگی اور بادشاہ کو آپ کے حقوق کیطرف متوجہ کرنا اس کا فرض ہوگا،

ہیرس ہاں ہاں میں سمجھ گیا مجھے تمہارے خلوص اور محبت سے
جو توقع تھی وہ پوری ہوئیں اور میں تمہارا شکر گذار ہوں، کہ تم نے ہم کو کامیابی
کی امید دلائی،

فریڈرک شاباش شاباش درحقیقت نمک حلال رعایا کا یہی
کام ہے کہ ملکہ انجہانی کے بعد بھی کہ انکی ہڈیاں گلکر خاک ہوگئیں، ان کا اسیطرح
دم بھریں ان مبارک توقعات کا جو آپ کی گفتگو نے ہماری امیدوں میں پیدا
کیں دلی شکریہ قبول کیجئے،

ملکہ کی ماں لیکن میرے عزیز بچو! میں اس گفتگو کا مطلب مطلق نہ سمجھ
سکی وقت اتنا نازک ہے اور معاملہ اتنا ٹیڑھا ہے کہ میں اپنی جان محض توقعات
کے بھروسہ پر خطرہ میں نہیں ڈال سکتی، جب تک مسٹر لسنی پوری طرح یقین
نہ دلائیں کہ فوج جیمس کا ساتھ نہ دے گی، اور اگر اس نے ہمارے قتل کا حکم
دیا تو ہمارے ساتھ ہو گی، میں ہرگز کسی قسم کی مخالفت کے واسطے تیار نہیں،

لسنی نہیں نہیں میں نمک حرام نہیں ہوں

فریڈرک بیشک بیشک، محترم ماما ذرا عقل سے کام لیجے، جو کچھ لسنی نے

کہدیا، اس کا مطلب صاف اور ظاہر ہے یہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے، آپ تو بچوں کی سی باتیں کر رہی ہیں،

ملکہ کی ما سچ کہو یا بڑا، مگر میرا دل دکھیارا ہے، میرا جگر زخمی ہے میرا بے گناہ لیمن اسی سفاک جمیس کے ہاتھوں پیوند زمین ہو گیا، الفیشا مجھسے ہمیشہ کو چھوٹ گئی، اب مجھے اپنی جان کی زیادہ پروا نہیں اگر اس ناوابستگی سے کوئی مصیبت فریڈرک پر نازل ہوئی تو میری زندگی ہی فضول ہے، مسیح کا واسطہ لسنی تم صاف کہو کہ تم اور تمہاری فوج ہمارا ساتھ دے گی یا جمیس کا

ہیرس مقدس ماما آپ کیا غضب کر رہی ہیں، بہر حال ان کو اپنی ذمہ داری کا ہر وقت لحاظ کرنا ہے یہ کس طرح آپ سے چھپی ہوئی مخالفت کا وعدہ کر کے اپنی جان خطرہ میں ڈال سکتے ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ در و دیوار بھی کان رکھتے ہیں، ہم اسوقت تین آدمی ہیں کیا خبر ہم ہی اس خبر کو جمیس تک پہنچا دیں، اور کہدیں کہ لسنی آپ کے برخلاف ایک زبردست سازش کر رہا ہے، ان کو جو کچھ کہنا تھا کہدیا، اور آپ خاطر جمع رکھئے، کہ فوج آپ کے ساتھ ہے، انہوں نے جس شرافت کا اسوقت ثبوت دیا ہے اسپر تمام وطن مدة العمر ناز کرے گا آپ کی خاطر اپنی جان خطرہ میں ڈالنے کو موجود ہیں،

ما مگر یہ خاموش کیوں ہیں زبان سے کیوں نہیں کہتے، تم سب کچھ کہہ رہے ہو اور یہ خاموش ہیں،

فریڈرک یہ خموشی خموشی نہیں رضامندی ہے،

ہیرس ماما آپ کی عقل کو کیا ہو گیا

ما کیوں لسنی یہ صحیح کہہ رہے ہیں

لسنی میں نہیں کہہ سکتا کہ صحیح کہتے ہیں یا غلط مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ کہدیا،

(۱۱)

میں کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں کاش میں اس قابل ہوتی تو تمہارے
قدم اپنے آنکھوں پر رکھتی تم نے مجھ کو دوبارہ جان عطا کی، میری وجہ سے اس مصیبت
میں گرفتار ہوئے، اور اب یہ جفاکار ایسی زبردست مصیبتیں سر پر توڑ رہا ہے میں
اگر واقعہ کا اظہار کر دیتی ہوں تو مجھے اچھی طرح یقین ہے کہ مجھ کو زندہ نہ چھوڑیگا
میں اس کے عادات واطوار سے اچھی طرح واقف ہوں اس سے زیادہ مکار
اس سے بڑھ کر فریبی اس سرزمین پر کیا، بروئے دنیا پر بھی کوئی مشکل سے نکلیگا
ظالم نے میرے بے گناہ باپ کو قتل کیا، فریڈرک اور سیرس پر مصیبت ڈھائی
ماں کو نظربند کیا، اس کو اگر میرا پتہ چل جائے تو کچا کھا جائے، جس زمانہ میں محبت کا
مدعی تھا اس وقت بھی اس کے تیور صاف کہہ رہے تھے کہ میرا نہیں حکومت کا
طلبگار ہے، غضب خدا کا انگوٹھی میرے صندوقچہ میں رہی دستاویز کی خبر فرشتوں
کو بھی نہیں، اب تم سے یہ سب حال معلوم ہوا ہے،

عاصم مہ جبین ملکہ آپ شہزادی ہیں، میں ایک معمولی چرواہا، بھلا میرے
مقدر ایسے کہاں کہ آپ میری ناچیز خدمات کو قبول فرمائیں یہ محض آپ کا کرم اور
ذرہ نوازی و بندہ پروری ہے، مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے قدموں کے نشان
نہ مٹائے اور اس کی وجہ سے آپ پر یہ مصیبت آئی، اب آپ ایک کام کیجئے اس
وقت رات کا سنسان وقت ہے قیدخانہ کی دیواریں تک خاموش ہیں، اور کسی
طرف سے سانس کی آواز تک نہیں، میں کمند ڈال کر آپ کو باہر پہنچا دیتا ہوں
جس طرف منہ اٹھے نکل جایئے"

ملکہ نہیں نہیں ہرگز نہیں میں ایسی محسن کش نہیں ہوں، کہ تمکو
اس موقعہ پہ چھوڑ کر یہاں سے نکل جاؤں، مجھے اب صرف یہ خیال خوش کر رہا ہے

کہ میں تمہاری موت نہ دیکھونگی۔ اور پہلے ہی میں قتل کر دی جاؤنگی،

عاصم اسوقت بیتابانہ ملکہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا غضب ہی اکستم ہے، یہ چاندسا مکھڑا میرے سامنے خاک وخون میں ملایا جائے اور میں زندہ رہو جس خیال سے میرے بدن کے رونگٹے تک کھڑے ہوتے ہیں، آپ اس سے خوش ہیں، میں التجا کرتا ہوں، اے ملکہ رحم کرو اور یہاں سے باہر نکل جاؤ

ملکہ یہ التجا نہیں زخم ہے اس پر اصرار میرے زخم پر چرکے ہیں، میں کس طرح اس کو انجام دے سکتی ہوں،

ملکہ نہیں نہیں کرتی رہی اور عاصم نے ایک رسی جو وہاں پڑی تھی ایک درے باندہ کر اوپر پھینکی اور صرف اس لیئے کہ رستہ میں کھل نہ جائے، پہلے خود آہستہ آہستہ اوپر چڑھا اور پھر اس کو اچھی طرح مضبوط کرکے ملکہ کو لے کر اوپر چڑھ گیا، ہرچند ملکہ نے انکار کیا، مگر اس نے نہ سنا، اور اوپر پہنچکر الفیٹیا کو نیچے اتار دیا، اور منت سے کہا اب آپ جدہر منہ اٹھے چلی جائیے،

رات سر پر تھی، اندھیرا ہر سمت چھا رہا تھا، ملکہ حیران تھی، اور عاصم کے اصرار سے مجبور کھڑی دیکھتی رہی، اور عاصم خداحافظ کہہ کر کمند پر چڑھا اور قیدخانہ میں داخل ہو گیا،

(۱۳)

تم دونوں مجھ کو پریشان کر رہے ہو، میں اس کوشش میں اس خیال میں اس خبط میں بچپن کے سوا کچھ نہیں پاتی، اپنی غلطی سے باز آؤ اور اس منصوبہ کو ترک کرو۔ اس میں بربادی کے سوا کچھ نہیں، دیکھو لیس کا کیا حشر تمہارے روبرو ہے، اب اطمینان سے بیٹھے ہو، جسمیں اگر حکومت کر رہا ہے تو کرنے دو، تمہاری تقدیر میں نہ تھی صبر کرو، اور جب تک کامیابی کا پورا یقین نہ

ہو جائے ہرگز اس آگ میں ہاتھ نہ ڈالو،

فریڈرک میری مقدس ما۔ آپ اسطرح بزدل نہ بنیں، دنیا کا کوئی مرحلہ بغیر جان لڑائے حل نہیں ہو سکتا، اگر اسطرح جان کا خوف دنیا پر طاری ہوجائے تو پھر کوئی کام بھی انجام نہ پائے، کیا میدان جنگ میں ہزاروں لاکھوں انسان اپنی جانیں گنوا کر صداقت کا بول بالا نہیں کرتے پر یا کی موت آپ کی نگاہ میں موت سہی، مگر ہماری نگاہ میں اس زندگی سے بدرجہا بہتر ہے آپ ستم کرتی ہیں کہ ایک ایسے جفا کار کی بے ایمانی کو جائز سمجھتی ہیں، اور اگر مقابلہ کے لئے کوئی تیار ہو تو بجائے حوصلے کے اس کی ہمت پست کرتی ہیں اس سے زیادہ خوشگوار موقعہ اور کیا ہوگا، کہ فوج اور سپہ سالار فوج سب ہمارے ساتھ ہیں،

ماں فریڈرک مجھے تمہارے بچپن سے ڈر لگ رہا ہے،

فریڈرک ماما ذرا صبر سے کام لیجئے اور آپ خاموش ہوکر نتیجہ کا انتظار کیجیے لیجیے سیلوس آگیا

کیوں سیلوس کیا کہتے ہو،

سیلوس اوہ کہنا کیا ہے شہزادے آپ خاطر جمع رکھیے میں اکیلا اس ناہنجار کے مقابلہ کو کافی ہوں، یہ دیکھئے میری تلوار کو تو زنگ لگا ہوا ہے لیکن اس سے یہ فائدہ ہوگا، کہ کررک کی گردن کٹے گی تاکہ اسکو اپنی عیاری کی پوری سزا مل جائے،

ہیرس شاباش شاباش ہمکو آپ صاحبوں سے یہی امید ہے جب ایسے ایسے جانباز ہماری مدد کو موجود ہوں تو کامیابی یقینی ہے،

سیلوس کامیابی ؟ شہزادہ آپ۔ اس جنگ میں صبر دیکھئے گا

کہ کیا کرتا ہوں میرا چھوٹا سا قد اور یہ ننھے ہاتھ پاؤں خود ہی ہتیار کا کام دیتے
ہیں، مجھے گرز اور سپر کسی چیز کی ضرورت نہیں،

ملکہ کی ماں سیلوکس، تم ہمیشہ سنجیدگی میں بھی مذاق سے کام لیتے ہو
میں نے ہر وقت یہی دیکھا کہ تم زبان کے شیر ہو لیکن موقعہ پر دم دبا کر بھاگتے ہو

سیلوکس واہ ملکہ عالم میں اور بھاگتا، توبہ توبہ کیا عرض کروں بڑے
حضور لیپن میرے سامنے قتل ہوئے اور میں آپکی طرف دیکھتا رہا، کہ آپ اشارہ
کردیں، تو حضور ہی کی لاش جمیس کے منہ پر ایسی اٹھا کر مارتا، کہ اس کا منہ پھٹ
جاتا، کیونکہ میرے پاس اس وقت ہتیار تو تھا نہیں، اور سچ تو یہ ہے کہ میں
ہتیار کا محتاج ہوں ہی نہیں،

فریڈرک واہ واہ ہم کو ایسے ہی جانبازوں کی ضرورت ہے،

سیلوکس حضور میدان میں سیر دیکھئے گا غضب خدا کا یہ نالائق بادشاہ
بنے اور خاندان شاہی اس کا دست نگر ہو، ملکہ عالم یقین کیجئے جس روز سے ملکہ
آنجہانی جدا ہوئیں اور بے ایمان تخت پہ بیٹھا مجھ سے تو قسم لے لیجئے جو
رات کو سویا ہوں۔

ماں یہ کیا لغو گفتگو ہے تم بغیر سوئے زندہ رہتے ہو

سیلوکس حضور چالیس دن تک سوتا نہ [illegible]

ماں میں تمہاری اس گفتگو پر ہنستی بھی ہوں اور روتی بھی تعجب ہے
[illegible] پوچھے [illegible] کرتے ہیں،

سیلوکس حضور کیا فرماتی ہیں، میں تو اشارہ کا محتاج ہوں حکم دیجئے
تو ابھی جا کر جمیس کا سر اتار لاؤں،

ماں نہیں نہیں ہمارا دشمن [illegible] یہ گیدڑ نہیں کہ تم اس طرح

میں پھنسوادیں، مرگ انبوہ جشنے دارد سب کا ایک ہی حشر ہوگا،

سیلوس غریب پرور اور کیا عرض کروں ذرا ان ہاتھوں کو تو ملاحظہ فرمایئے یہ گوشت نہیں لوہا ہے، آپ کے اقبال سے اتنی طاقت ہے کہ دھکا دوں تو دیوار گر پڑے،

ہیرس اب تم یہ بتاؤ کہ کیا کیا جائے، لڑائی کی ابتدا کیونکر ہو، لسنی اور اس کی ساری فوج ہماری مدد کو طیار ہے،

سیلوس اجی حضور عالی یہ لسنی اور اس کی فوج سب رکھی رہ جائیگی کام میں ہی آؤنگا،

فریڈرک نہیں ایسی بات زبان سے نہ نکالو، تم جیسا معین کام آگیا تو پھر اس کوشش کا کیا مزہ رہا۔

سیلوس اجی حضور کام تو لڑے گا لسنی اور اس کی فوج میں تو کام دونگا اور ایسا کام کہ چٹکی بجاتے میں فتح، بس لیجئے کھڑے ہو جائیے،

ایک زنگ لگی ہوئی تلوار سیلوس نے کندھے پر رکھی اور ادھر ادھر دیکھہ کر ایک رسی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا، سرکار عالیہ یہ بھی ساتھ رکھتا ہوں ورنہ جس کو باندھونگا کس چیز سے،

ہیرس سیلوس ذرا تامل کرو ایسی جلدی پشیمان کرتی ہے، ہماری رائے یہ ہے کہ پہلے پیام بھیجو،

سیلوس تو حضور پیام لے کر میں جاؤنگا، جان رہے یا جائے،

فریڈرک ہاں یہ بہتر ہے

سیلوس بہتر کیا جناب اسے تخت سے اُتار کر آؤنگا، یا سر تن سے اتار کر لاؤنگا

اتنا کہہ کر سیلوس نے اپنی زنگ آلودہ تلوار میان سے نکال لی اور کہا ہائے ہائے یہ تلوار حضور تڑپ رہا ہوں بس اب یہ یہاں میں اس کا سر ہی کاٹ کر جائے گی بیچ اب جانے دیجے. دیکھئے کلیجہ بلیوں اچھل رہا ہے یہ مردود ہمارے حضور کو قتل کرتا ہے، سرکار عالیہ آپ کیا فرما رہی ہیں، میں وہی خادم ہوں، ملکہ آنجہانی تو ہر وقت مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتی تھیں، آخر ان کے نمک کا حق مجھ پر تھا یا نہیں، کیا عرض کروں ان کے بعد آجتک پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا

ملکہ کی ما او سیلوس تم نے اپنے ایک فقرہ سے تمام توقعات خاک میں ملا دیں. یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص بغیر کھائے زندہ رہے، کیا تم کو الفیٹیا کی موت کا صدمہ مجھ سے بھی زیادہ ہے،

سیلوس، اجی حضور عالیہ آپ سنئے بھی اور سمجھئے بھی میں نے تو جس روز یہ مکار تخت نشین ہوا اسی روز خدا کے روبرو وعدہ کر لیا کہ جب تک اس کو قتل نہ کر لونگا پیٹ بھر کر روٹی نہ کھاؤنگا، اب اس کا فیصلہ اسطرح ہو سکتا ہے، کہ جب میں کھانا کھالوں اس کے بعد حضور مجھ کو کھلا کر دیکھ لیجے اور کہا سکتا ہوں کہ نہیں سرکار عالیہ میں نمک حرام نہیں ہوں ہائے محسنہ ہائے میری ملکہ ہائے میری مالکہ. سیلوس نے یہ کہہ کر ایسی چیخیں ماریں کہ سب دنگ رہ گئے، وہ یہ آوازیں نکالتے نکالتے ہائے ہائے کے نعرے لگاتا ہوا دھڑ سے ملکہ کی ماں کی گود میں گر پڑا بڑھیا پہلے ہی مر رہی تھی پانچ من کی لاش نے گر کر اور بھی مرے کو مارے شاہ مدار غریب کا بھیتن نکالدیا، مگر کر ہی کیا سکتی تھی،

سیلوس کی ہشیاری میں سب مصروف تھے کوئی پانی کے چھینٹے دے رہا تھا، کوئی خوشبو سنگھا رہا تھا، کہ سیلوس نے آنکھ کھولی اور ہائے ہائے کہتا اٹھ کر بیٹھا، اور دونو ہاتھ بڑھیا کے گلے میں ڈالکر کہنے لگا، میری محسنہ

کی ما، میری آقا کی یادگار، میری مالک کی مالک،

سیلوس نے غریب بڑھیا کو اس زور سے بھینچا کہ پریشان ہو گئی خدا خدا کر کے ہاتھ چھڑا کے الگ کھڑی ہوئی

ہیرس اچھا مسٹر سیلوس لیجئے تشریف لے جائیے اور جمیس سے سردست صرف اتنا کہئے کہ خاندان شاہی کے ساتھ جو تعلقات تم نے رکھے ہیں وہ بہتر نہیں، مہربانی کر کے اب تخت شاہی سے دستبردار ہو اور سلطنت فریڈرک کے حوالے کرو، اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے، تو ہزارہا بندگان خدا کا خون تمہاری گردن پر ہوگا،

سیلوس دیکھئے تو بھی یہ ایک بات کام کی کہی ہے، بس اب میں چلا گھر میں کچھ کھا لوں اور وہاں سے سیدھا جمیس کے پاس،

فریڈرک کھانا یہیں کھا لو،

سیلوس سر جھکا کر جی .... آپ کیوں تکلیف .... کریں........ مگر میں تو نمک خوار قدیم ہوں، مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے ...... !"

ملکہ کی ما فریڈرک، ہیرس اور سیلوس کھانے پر بیٹھے فریڈرک نے کہا — اس صاحب آپ نے شادی کیوں نہیں کی،

سیلوس کیا عرض کروں کورٹ شپ تو آٹھ دس سے ہوا، مگر شادی ایک سے بھی نہیں ہوئی، شادی کی خواہش تو ہر لڑکی ہے، مگر جب تک الٹی نہ ہو میں کس طرح رضامند ہو جاؤں"

ہیرس [illegible] تعلقات [illegible]

سیلوس وہ بات [illegible] جیک کہا [illegible]

ہی اس کے کتے کا نام ہے،

فریڈرک بڑی نالائق عورت ہے آپ نے خوب کیا اس سے قطع تعلق کیا

ہیرس فریڈرک، ملکہ تینوں کھا چکے، مگر سیلوس بدستور مصروف رہے اور کہنے لگے گوشت نہایت لذیذ ہے غالباً اور موجود ہوگا،

ملکہ کی ما مگر آپ تو ابھی فرماتے ہیں کہ بھوکا رہتا ہوں،

سیلوس آپ کو کیا معلوم کہ پیٹ بھرا یا نہیں، آدھا پیٹ کھاؤنگا لیکن ابھی تو چوتھائی بھی نہیں کھایا،

ما مگر اتنا کھانا تو شاید موجود نہ ہو،

سیلوس موجود ہو تو منگوا دیجئے ورنہ مجھے تو بھوکا رہنے کی عادت ہی ہے، کھانا کھا پی کر مگر یہ کہتے ہوئے کہ بھوکا رہا سیلوس توند پر ہاتھ پھیرتے اونگتے ہوئے چلے،

(۱۳)

اگر تو مفصل کیفیت نہیں بیان کرتا، اور اس عورت کے فرار کا واقعہ نہیں بتاتا تو میں عنقریب حکم دیتا ہوں کہ تیرے دونو ہاتھ قطع کر دیئے جائیں،

اس کے بعد جیمس نے وزرا کی طرف دیکھا، اور کہا اس سے زیادہ تعجب انگیز واقعہ اور کیا ہوگا کہ ایک عورت تم لوگوں کی حراست سے نکل کر بھاگ جائے اور ابھی تک اس وقت سے تم لوگ ڈھونڈھ رہے ہو اور پتہ نہ لگے، بھلا قیامت خیز واقعہ وہ تھا کہ شہزادی کی لاش قبر سے غائب ہوئی، دوسری مصیبت یہ کہ عورت قیدخانہ سے نکل بھاگی، میں اس مجرم ہی کی سزا پر بس نہ کرونگا، بلکہ جس قدر محافظ ہیں سب کی گردن اڑا دونگا،

وزیر جہاں پناہ درست بجا، اس سے تعجب خیز واقعہ اور زیادہ کیا ہوگا

جمیس یہ کہدینا کافی نہیں، آپ لوگ خاموش نہ بیٹھئے عورت جادو نہیں چھلاوہ نہیں، آخر کہاں غارت ہوئی،

جمیس غصہ میں دانت پیس رہا تھا، اُٹھا اور ایک مکا اس زور سے عاصم کے منہ پر مارا کہ غریب کا سر چکرا گیا، اور کہا،

تو اپنے ساتھ اپنی بیوی کی بھی مٹی پلید کرنی چاہتا ہے، کل تک وہ عورت خاموش تھی چپ تھی گونگی تھی، آج تو خود بے حیا نمکحرام کہتی سادھے ہوئے ہے

بیس پچیس آدمیوں کا دستہ قیدی پر ٹوٹ پڑا اس کے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے تھے اور چاروں طرف سے مار پڑ رہی تھی جب سب تھک گئے تو جمیس نے کہا،

اگر یہ کسی طرح سے پتہ نہیں دیتا، تو اب اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ چاہ اندلس میں لے جاکر ڈالدو اور تین دن رات اس کو ایک قطرہ پانی کا نہ دو اور نہ کوئی کھانا پہنچاؤ، اس کے بعد میرے سامنے لاؤ،

(۱۴)

سلطنت کے خاتمہ نے مسلمانوں کی قوت ہی نہیں انکی تمام حالتیں برباد کردی تہیں، مگر ایک شجاعت جو انکی گھٹی میں پڑی تھی، اب تک باقی تھی لیکن انکی کوئی باضابطہ فوج نہ تھی، نہ باقاعدہ لشکر و دولت کے نہ ہونے سے انکی حالت اس قدر خوار ہوچکی تھی کہ فاقوں پر نوبتیں تھیں۔ عیسائیوں نے اپنے تسلط کے بعد جو مظالم اس سرزمین پر توڑے ان کے خیالات سے تکلیف ہوتی ہے پناہ گزین چاروں طرف مارے مارے پھرتے تھے اور کہیں قدم جمانے کا ٹھکانا اور دم لینے کی جگہ نہ تھی، کوہ کریت کے دامن میں ایک گروہ آباد ہوکر اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا تھا، کہ ان کا سردار یوسف شکار کھیلتا ایک طرف جا نکلا اور

اور دیکھا کہ ایک عورت تن تنہا پہاڑ کے دامن میں بیٹھی ہے اور زار وقطار اسکی آنکھ سے آنسو جاری ہیں،

مسلمان اپنے تمام جوہر ضائع کرنے کے بعد بھی جو دولت اپنے پاس رکھتے تھے، وہ محض انکی شرافت تھی، یوسف یہ کیفیت دیکھ کر اس عورت کے قریب گیا، اور مفصل کیفیت دریافت کرنی چاہی

یہ عورت ملکہ الفیٹا تھی جس نے ایک آہ سرد بھر کر اپنی حالت دکھائی اور کیفیت سنائی اور کہا میں مسلمان ہوں اور مجھے اسوقت مسلمانوں کی اعانت کی ضرورت ہے،

یوسف اس کو اپنے گھر لایا، سب سے پہلے فرائض مہمان نوازی ادا کئے اور اس کو یقین دلایا، کہ تو ہماری بہن ہے اور ہم اپنی کلمہ گو بہن کی اعانت انسانیت کا فرض سمجھتے ہیں،

آناً فاناً یہ خبر تمام دامن کوہ میں مشہور ہوگئی اور تین روز کے اندر اندر پانچ ہزار مسلمانوں کا لشکر مقابلہ کے لئے تیار ہوگیا،

(۱۵)

جمیس اپنے دربار میں خاموش بیٹھا تھا، افسردگی کے آثار اس کے چہرے سے نمایاں تھے اور وہ ایک خاص خیال میں مستغرق معلوم ہوتا تھا، کہ سیلوس ہانپتا کانپتا دربار میں حاضر ہوا، اور آتے ہی تلوار پھینک زمین پر گر پڑا

جیمس کیوں سیلوس کیا ہے،

سیلوس حضور بھوکا ہوں،

جیمس اچھا کھانا لاؤ

سیلوس سرکار کچھ اور عرض کرنا ہے

جیمس کہو فوراً کہو"

سیلوس حضور کیا کہوں۔

جیمس کہو آخر کچھ کہو تو۔

سیلوس غریب پرور مینڈکی کو زکام ہوا

جیمس کیوں کیا مطلب ہے،

سیلوس حضور وہ فریڈرک، ہیرس اور ملکہ کی ماں

جیمس ہاں پھر

سیلوس سرکار کیا کہوں

جیمس کہو کہو

سیلوس حضور وہ تین پودنے اور سرکار سے مقابلہ

جیمس اچھا؟

سیلوس حضور وہ تیار ہیں

جیمس کیسے معلوم ہوا

سیلوس میں تو اتفاق سے وہاں پہنچ گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ تینوں کے تینوں لڑائی کے واسطے تیار ہو رہے ہیں،

جیمس کیسی لغویات کہتے ہو، مفصل کہو

سیلوس بھلا حضور کے سامنے غلط عرض کرونگا،

جیمس مفصل کہو

سیلوس حضور تینوں تیار ہیں،

جیمس اچھا تینوں۔

سیلوس حضور۔

جیمس یہ وقت کچھہ مطلب ہی کہلے گا۔ تین آدمی فوج کا مقابلہ کرینگے

سیلوس سرکار انکی کوشش تو یہی ہے

جیمس یہ کوشش لغو ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں، تین آدمی کیا کرسکتے ہیں،

سیلوس حضور کر تو کچھہ نہیں سکتے یہ تو میں بہی جانتا ہوں، لیکن خیال تو فرمائیے کیا لغو خیال ہے،

جیمس. تو میں انکی اس بغاوت کا کچھہ علاج کروں

سیلوس ضرور حضور کو کرنا چاہیے،

جیمس بہت اچھا ابہی لو

(۱۶)

آج تین روز ہوگئے مگر اب تک تیری حالت درست نہیں ہوئی یہ خموشی بہوک پیاس کی نہیں تیری شرارت اور شیطنت ہے کہ بات نہیں کرتا،

عاصم میں بات کرنے کے واسطے موجود ہوں آپ سوال کیجیے

جیمس وہ عورت کہاں ہے ؟

عاصم مجہے علم نہیں،

جیمس کیونکر بہاگی ؟

عاصم کمند کے ذریعہ سے

جیمس کمند کہاں سے آئی

عاصم وہیں موجود تہی

جیمس وہاں کون لایا

عاصم اس کا مجہے علم نہیں،

جمیس تجھ سے کہہ کر نہیں گئی کہ کدہر جاتی ہے

عاصم نہیں،

جمیس اس کا مکان کہاں ہے،

عاصم اس کا مجھے علم نہیں،

اب جمیس خاموش تہا اس نے جلاد کی طرف دیکھا اور حکم دیا اس کی گردن اُڑانے سے پہلے اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو اس کے بعد دوسرا اور تین روز کے بعد اس کی گردن اُڑا دینا،

(۱۷)

قصر ابوالحسن میں جمیس خاموش بیٹھا تہا کہ پیرس تیغ برہنہ لے کر سر پہ پہنچا اور کہا،

تو نے اپنی دغا سے کام لے کر تخت حاصل کیا، اور ملکہ آنجہانی کے چھوٹے بہائی جائز وارث کو جواب جوزر کے نام سے ملقب ہے محروم حکومت کر رہا ہے لیکن حکومت تیری اس وقت سے ختم اور بادشاہت فنا ہوئی، انگوٹھی تو نے اپنی چالاکی سے دستاویز تو نے اپنے فریب سے سب کے سامنے پیش کی، حالانکہ ملکہ آنجہانی جس کا تو شوہر بنتا ہے، تیرے نام پر جوتی بھی نہ مارتی تھی

جمیس خاموش او گستاخ تیرے سر پر موت کھیل رہی ہے میں تجھے ابھی کتے کی موت مارتا ہوں، کوئی ہے ادہر آؤ

چار مسلح جوان اس حکم کے پاتے ہی اندر داخل ہوئے اور جمیس نے ان کو حکم دیا کہ فوراً پیرس کی گردن اتار لو،

جمیس کا حکم ختم نہ ہوا تہا، کہ پانچ چھہ آدمی تلواریں ہاتھ میں لئے اندر آئے اور کہا،

کس کی ہستی ہے کہ حرف پہنچے ہیرس کا بال بھی بیکا کرسکے بہتر یہی ہے
کہ تو اس تخت سے جس کو تونے بدمعاشی سے ہضم کیا دست بردار ہو،

جیمس کے مسلح آدمیوں نے ان کا مقابلہ کیا اور کھچا کھچ تلوار چلنے لگی
جیمس نے اس وقت موقعہ غنیمت جانا۔ اور لوگوں کو لڑتا بھڑتا چھوڑ نشست کے
کمرہ سے نکل کمرہ خاص میں آیا، اور فوراً وزیر جنگ کو طلب کیا کہ مع تمام فوج
کے حاضر ہو،

لسنی عجب مخمصہ میں گرفتار تھا ادھر بھی زبان دے چکا تھا، اور اچھی
طرح سمجھ رہا تھا کہ جیمس کی مخالفت میں صداقت ہے، گو فوج اس کے اشارے
میں تھی اور اس کو یقین تھا کہ جس طرف میں ہونگا ادھر ہی یہ تمام جمعیت لیکن
ایک خدشہ اس کو پریشان کر رہا تھا، اور وہ یہ تھا کہ اگر فوج میرے کہنے سے جیمس
کی مخالفت پر میرے یقین کے موافق آمادہ نہ ہوئی اور میں ناکام رہا، تو سخت ہی
پریشانی ہوگی اور موت نتیجہ روشن ہے تاہم اس نے یہ مناسب سمجھا کہ دو
ہزار فوج ہیرس اور فریڈرک کی مدد کو روانہ کر ایک ہزار آدمی اپنے ساتھ لے
جیمس کے پاس آیا۔

لسنی کی صورت دیکھتے ہی جیمس کھڑا ہو گیا اور کہا

بغاوت، بغاوت، بغاوت

فوراً سرکوبی کرو، اور ان سب کو کافی سزا دو، دیکھو یہ لوگ کیا غضب
کر رہے ہیں، ہیرس کو اسی وقت قتل کرو۔

لسنی مجھے تو تعمیل حکم میں عذر نہیں، لیکن

جیمس لیکن کیا۔ کہو جلدی کہو

لسنی بغاوت میں فوج بھی شریک ہے،

جیمس کیا کہہ رہے ہو، کیا فوج تمہارے اختیار میں نہیں، تم مجھے دغا دیتے ہو،

لسنی میں اسی طرح نمک حلال ہوں اور وفادار ہوں، مگر آج صبح مجھے معلوم ہوا کہ فوج کا بڑا حصہ دشمنوں سے مل گیا ہے،

جیمس کیا غضب ہے، کیا کر رہے ہو، تم جس قدر جلد ممکن ہو اپنی جمعیت فراہم کرو، کیا سب تمہارا ساتھ چھوڑ بیٹھے

لسنی ابھی نہیں، بلکہ بڑا حصہ ادھر ہے،

جیمس جو تمہارے ساتھ ہے اس کو مسلح کرو۔

لسنی ابھی لیجیے لاتا ہوں

جیمس تمہارے جانے کا تو موقعہ نہیں ہے اتنی دیر تک تو یہ نہ معلوم کیا کر گذریں، تم یہیں سے احکام جاری کرو

لسنی یہاں موجود ہی کون ہے

جیمس دیکھو کون آرہا ہے، دروازہ بند کر دو، ایسا نہ ہو کہ دغاباز ادھر آجائیں،

لسنی نہیں آپ اس سے خاطر جمع رکھیں، میں جاں نثار ہوں

جیمس لسنی یہ وہ نازک وقت ہے کہ اگر تم نے مجھے مدد دی، تو علاوہ اس کے کہ میں تم کو مالا مال کر دونگا، اور تاج شاہی صرف تمہارا عطیہ ہوگا میں جب تک زندہ رہونگا تمہارا احسان مند رہونگا،

لسنی اوہ سیلوس خوب کئے، تم فوراً جاؤ، تمام فوج کو مسلح کرو، اور یہاں لاؤ، اوہ یہ کیا شور و غل ہے معلوم ہوتا ہے باغیوں کی تعداد زیادہ ہے۔

سیلوس حضور تعداد کی تو یہ کیفیت ہے کہ تل دہرنے کو جگہ نہیں اور بغاوت کا حال یہ ہے کہ ایک ہی آپ کے ساتھ نہیں، اور میرا رنگ یہ ہے کہ تونڈ پر ہاتھ پھیر کر، رات سے بھوکا ہوں، پہلے تو میرے کھانے کا بندوبست کیجیے اس کے بعد کیسی فوج میں اکیلا سب کو کافی ہوں،

جیمس خاموش، خاموش، اوہ اوہ ارے کیا بیہودہ پن ہے فضول باتیں نہ کرو، یہ ایسی گفت گو کا موقعہ نہیں،

سیلوس حضور گفتگو کا موقعہ نہیں تو میں خاموش ہوں، مگر بھوک اور قضا تو کسی کے اختیار میں نہیں،

جیمس زیادہ بک بک نہ کر ابھی جان سے مار ڈالوں گا

سیلوس حضور کس کو دشمن کو میں ساتھ ہوں حضور کہتے ہیں، اور میں دیکھیے تلوار ساتھ رکھتا ہوں، باہر نکالوں۔

جیمس غارت ہو جا، نکل جا، مر جا، جلد جا،

سیلوس باورچی خانہ میں جاؤں نہ حضور

جیمس لسی یہ ہنسی کا وقت نہیں میری جان پر بن رہی ہے، اور تم ہنس رہے ہو اس کو نکالو،

سیلوس بندہ نواز آپ اس قدر نہ گھبرائیں میں جا کر جس قدر فوج جمع ہو سکی لے کر آتا ہوں،

جیمس نہیں نہیں ہرگز نہیں، میں تم کو نہ جانے دونگا میں تنہا ہوں اور نہتا ہوں، دیکھو کیا غل غپاڑہ ہے، اوہ یہ لوگ تو ادہر آ رہے ہیں کیا کروں کدہر بھاگوں،

لسی حضور میں اسوقت کیا کروں، دیکھیے اس کم بخت سیلوس کو

سو گیا، خراٹے لے رہا ہے

سیلوس بھائی بھوکا ہوں اور کیا کروں،

جیمس ارے کم بخت باغی اندر گھس آئے اب جان کی خیر نہیں

سیلوس حضور میں تو پہلے ہی بھوکا مر رہا ہوں، ہو سکے، تو کچھ کھلوا دیجے، کہ پیٹ بھر کر مروں،

جیمس نمک حرام سیلوس، بے حیا سیلوس، بے وفا سیلوس کمبخت سیلوس رحم کر میرے زخم پر نمک نہ چھڑک، بے یار و مددگار ہوں، دیکھ باغی محل میں گھس گئے،

سیلوس ہائیں کیسے گھس گئے، بس اب تو حضور کی بھی خیر نہیں حضور یہ تو فرمایئے کہ کھانا بھی کھایا،

لسنی (قہقہہ مار کر) کیا بد تمیز ہے،

جیمس ہائے کیا کروں

سیلوس ارے یہ تو تمام میدان لاشوں سے پٹا پڑا ہے

جیمس معلوم ہوتا ہے میرا محافظ دستہ سب کام آگیا

سیلوس یہ تو خوشی کی بات ہے، بڑے وفادار لوگ تھے، اب میری جرات بھی دیکھئے، لسنی کی فوج تو آئی ہی رہی گی، میں تینوں کے سر لاتا ہوں کی فریڈرک، ہیرس، اور ملکہ

جیمس کیا تم جاتے ہو اور واقعی اس نیت سے

سیلوس اب آپ دیکھ لیجے گا،

اتنا کہہ کر سیلوس تلوار چمکارتا ہوا باہر نکلا تو ہر طرف لاشین ہی لاشین پڑی ہوئی تھیں، پہلے تو اپنی تلوار خون میں بھری اس کے بعد ایک گردن کاٹ

الٹے ہاتھ میں لٹکائی، اور وہ مارا مار کے نعرے لگاتا ہوا ملکہ کے پاس پہنچا۔

ملکہ اوہ سیلوس خوب تُنے یہ سر کس کا ہے

سیلوس اب بھی دریافت کرنے کی ضرورت ہے پہچان لیجئے لاکھ اندھیرا گھپ ہو میں کیا چھوڑنے والا تھا دبوچ کر کاٹ ہی لیا، مگر واہ رے جمیس اُف تک بھی نہ کی،

ہیرس نہیں نہیں یہ جمیس کا سر نہیں ہے،

سیلوس اچھا تو ساری محنت بیکار ہی گئی، میں نے تو اسی کا سمجھا تھا، تو یوں کہئے کہ کسی اور کی قضا میرے ہاتھ سے آئی، ہاں صاحب کسی اور ہی کا سر ہے، وہ بھاگ گیا ہوگا، خیر میں کھانا کھا کر پھر جاتا ہوں

فریڈرک یہاں کھانا کہاں رکھا ہوا ہے،

سیلوس ایسا غضب بھی نہ کیجئے گا، مجھے تو چار وقت ہو گئے کھانا ہی میں کتنا دو چار لقمے،

ملکہ یہ اس لغو گفتگو کا وقت نہیں ہے، تم فوراً جا کر لسنی کو لاؤ فوج کا ایک دستہ ابھی مسلح ہو کر جمیس کی مدد کو گیا ہے اور بہت جلد وہ ہم پر حملہ کرنے والے ہیں،

سیلوس لسنی اور فوج کیا کرے گی، اکیلا سب کو بہت ہوں آپ بے فکر رہئے، مگر کیا کروں بھوکا ہوں۔

ملکہ بے وقوف ایسی گفتگو نہ کر بس تو کچھ نہیں کر سکتا

سیلوس یہ سر کاٹ کر لایا نہیں لایا۔

ملکہ ہاں یہ تو ٹھیک ہے مگر اب کام کا وقت ہے کام کر دکام۔

سیلوس بڑا کام تو پیٹ کا ہے،

ملکہ پھر وہی خاموشی، جاؤ جلدی جاؤ لسنی کو لاؤ
سیلوس بھوکا ہی جاؤں،
ملکہ جاؤ جاؤ باتیں نہ بناؤ
سیلوس نے اب پھر تو ند پر ہاتھ پھیرا سر کھجایا اور اور تلوار کو تانتا ہوا چلا،

(۱۸)

میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے رنج ہے اور اسی وجہ سے تم اس وقت میری مصیبت کے درپے ہو لیکن میرے انکار کے یہ معنی نہ تھے کہ میں تم کو حقیر خیال کرتا ہوں بلکہ مصلحت اس وقت یہی تھی تم جانتے ہو مجھے بہن کی شادی کرنی ہے، آج کرونگا، تو اور کل کرونگا تو، لیکن اس وقت جب تم نے درخواست کی موقعہ نہ تھا، میں خود اپنی پریشانیوں میں گرفتار تھا، اور ان جنگلی گھونسوں سے ڈر رہا تھا جنہوں نے جو گل کھلائے وہ تم خود دیکھ رہے ہو، مگر انسانیت کوئی چیز ہے تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اطمینان کے بعد سب سے پہلی مسرت جو ہم کو دنیا میں حاصل کرنی ہے، وہ تمہاری شادی کی خوشی ہوگی،

لسنی اگر آپ اسوقت جبکہ آپنے قطعی انکار کیا اس وقت کا لحاظ رکھتے تو نوبت یہانتک نہ پہنچتی، آپ نے صرف انکار ہی پر بس نہیں کیا، بلکہ میری وہ حقارت کی جس کا زخم ابتک میرے کلیجہ پر موجود ہے،

جمیس تم میرا قصور معاف کرو اور میری تحریر اپنے پاس رکھو، بلکہ اس پر بھی تم کو اطمینان نہ ہو، تو اسی وقت کہ موت میرے سر پر کھیل رہی ہے شادی کر دوں

لسنی نہیں اس قسم کی شادی تو میں نہیں چاہتا، مگر ہاں اب مجھے اطمینان ہو گیا،

لسنی باہر نکلا اور اس کے اشارہ پاتے ہی تمام فوج جو اسوقت تک فریڈرک کیساتھ تھی علیحدہ ہو گئی، صرف چند سپاہی جو بلکہ الفیٹیا کے جانثار تھے وہ اسوقت بھی نمک حلال تھے، ان تینوں کو اکیلا چھوڑنا گوارا نہ کیا،
جمعیت کے فراہم ہوتے ہی جمیس کی جان میں جان آئی، باغ باغ تھا۔ کہ سامنے سے ایک پستہ قد آدمی ٹہلتا ٹہلتا سامنے آیا اور تین سر لاکر سامنے پھینکدیئے

جمیس آہا سیلوس کہو کیا لائے

سیلوس جی ان تینوں کے سر ہیں اور کیا ہوتا

جمیس یہ تو ان کے نہیں ہیں،

سیلوس مجھے تو بھوک میں کچھ دکھائی نہ دیا، یہ دیکھئے تلوار خون میں بھری ہوئی ہے تازہ سر کاٹ کر لایا ہوں

جمیس میں کب کہتا ہوں کہ یہ باسی ہیں، ارے کہیں لاشوں کے سر تو نہیں کاٹ لیئے۔

سیلوس اجی سرکار واہ میں نے تو جو سامنے آیا بس تلوار سے بات کی، لیجئے تو پھر اب ....

جمیس پھر اب کیا؟

سیلوس وُہی ....

جمیس وُہی کیا؟

سیلوس کہانا ....

جیمس ذرا اطمینان ہونے دو، میں چاہتا ہوں کہ تینوں کے سر میرے سامنے آجائیں لسنی گیا ہو لہے، اب لایا

سیلوس لسنی کیا لائے گا جو میں لایا

جیمس نہیں یہ وہ نہیں ہیں،

سیلوس تو میں نے ناحق ہی تین آدمیوں کا خون کیا

جیمس ناحق کیوں دشمن تھے قتل ہونا ضروری تھا،

سیلوس سرکار مجھے کیا خبر کہ دوست تھے یا دشمن، میں نے تو پیچھے سے گردنیں کاٹ لیں،

جیمس ارے کہیں میرے ہی آدمی تو نہ تھے،

سیلوس یہ مجھے معلوم نہیں میں تو غصہ میں دوست دشمن نہیں دیکھتا اور پھر بھوک میں تو بالکل ہی اندھا ہوتا ہوں،

(۱۹)

لسنی نے جیمس سے تحریری وعدہ لے کر اپنے تمام وعدے طاق میں رکھے اور تمام فوج کو جمع کر کے مقابلہ کے لیئے تیار رہا، اس کا خیال تھا کہ ایک متنفس بھی میری صورت دیکھ کر فریڈرک کے ساتھ نہ رہے گا، اور میں ان تینوں کو زندہ گرفتار کر جیمس کے حضور میں پہنچا دونگا، مگر جب اس نے یہ دیکھا کہ ایک مسلح دستہ جس کی تعداد ایک ہزار سے کم نہیں مقابلہ کو تیار ہے، تو خود ہی آگے بڑھا اور اپنی فوج کو حملہ کا حکم دیا،

اگر حملہ کی رفتار جو ابتدا میں تھی بدستور باقی رہتی تو ایک ہزار کو دھونکا پسپا کر دینا کوئی بڑی بات نہ تھی، مگر جس وقت فریڈرک نے باواز بلند کہا، کہ

لڑائی ملک کی نہیں حق و باطل کی ہے تو لسنی کی فوج کا ایک حصہ منحرف ہو کر سامنے آیا۔ اور لسنی سے کہا،

جمیس کی بادشاہی محض دغا اور مکر کی ہے اس نے چالبازی سے تخت حاصل کیا۔ اور جائز وارثا کو قطعاً محروم کر دیا، اگر دشمن سے لڑائی ہوتی تو ہم اپنی گردنیں کٹانا فخر سمجھتے لیکن اس وقت ہمارا ایمان یہی ہے کہ ہم شاہزادہ فریڈرک کے برخلاف تلوار نہ اٹھائیں، اگر ایمان کی روشنی تیرے دل میں موجود ہے تو عشق کی آگ چولھے میں رکھ ورنہ ہمکو اپنا دشمن سمجھ، ہم شہزادہ کا ساتھ دینگے اور تجھ کو معہ جمیس کے قتل کر دینگے،

جس فوج کے اوپر لسنی کو پورا اعتماد تھا، اس کی یہ گفتگو سنکر دنگ رہ گیا، اور اس کو یقین کامل ہو گیا، کہ اب معاملہ باسانی طے ہونیوالا نہیں ہے۔ غرضیکہ اس باغی گروہ کو شیشہ میں اتارنا چاہتا تھا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا، اور یہ سب لوگ لسنی کی آنکھوں کے سامنے فریڈرک کے لشکر میں جا شریک ہوئے،

(۳۰)

میرے قتل کا حکم ہو چکا تھا، ظالم نے اپنی طرف سے اذیت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، غضب خدا کا ایسی سخت سزا اگر بغاوت نہ ہو جاتی تو یقیناً میں کبھی کا مر چکا ہوتا۔ اور اگر مر نہ جاتا تو مردہ سے بدتر ہو جاتا، اب میں آسانی سے بھاگ سکتا ہوں، لیکن بھاگنا کمینہ پن ہے، میں ذرا بھیس بدل کر اس دغا باز کا رنگ تو دیکھوں،

کوئی پہرہ تھا نہ محافظ عاصم باہر نکلا۔ اپنا لباس تبدیل کیا اور سپاہیانہ شان کا جمیس کے سامنے پہنچکر عرض کرنے لگا

سرکار عالی جاہ دشمن تو اب بھاگا۔ اور عنقریب یہ بغاوت رفع ہوتی ہے
مگر ایک افواہ یہ مشہور ہو رہی ہے کہ ملکہ الفنیٹا زندہ ہے اور اس کی لاش اسی
غرض سے غائب ہوئی تھی کہ سانپ کا زہر اتار دیا جائے، چنانچہ وہ موجود ہے
اس لیئے اندیشہ ہے کہ جو فوج اسوقت ہمارا ساتھ دے رہی ہے وہ سب ملکہ
کی صورت دیکھتے ہی ادہر ہو جائے گی، میں لسنی کا خاص آدمی ہوں اور
یہ پیام لے کر آیا ہوں، فوراً حکم دیجے کہ کیا کیا جائے،

جیمس تم کیا کہہ رہے ہو مردہ کا زندہ ہونا کسطرح ممکن ہے

عاصم حضور میں کیا کہہ رہا ہوں، واقعات ہی کہہ رہے ہیں،

جیمس مگر یہ قطعی ناممکن ہے دیکھو میں نے اس آدمی کے قتل کا حکم دیا
تھا، اسی وقت بغاوت ہو گئی، اس حکم کی شاید تعمیل نہیں ہوئی اور میرا
خیال ہے کہ وہ بھی بھاگ گیا، خیر سب سے پہلے ملکہ کو ہی قتل کرنا چاہیے

عاصم میری بھی یہی رائے ہے، اور لسنی بھی اسی خیال سے
متفق ہیں،

(۲۱)

لسنی کی فوج تین شبانہ روز کٹ کٹ کر لڑی اور شجاعت کا
کوئی دقیقہ نہ چھوڑا، مگر باغیوں کی تعداد اس قدر جوش سے مقابلہ کر
رہی تھی کہ کسی طرح قدم پیچھے نہ ہٹتا تھا، چوتھے روز صبح کے وقت جیمس
خود میدان میں آیا اور فوج کی ہمت بڑھا کر حملہ کا قصد کر ہی رہا تھا، کہ دشمن
کی طرف سے ایک نوجوان میدان میں آیا اور کہا،

دغاباز جیمس اگر ہمت ہے تو مقابلہ کو آ اور حق و باطل کا فیصلہ دیکھ
تو نے محض اپنے مکر و فریب سے سلطنت حاصل کی، اور اسوقت بھی حکومت کا

چھوٹا منہ بڑی بات تیرے دماغ سے نہیں اترتا، اگر شجاعت کا ایک ذرہ بھی تیری ذات میں موجود ہے تو آ اور مقابلہ کر۔

جیمس اس گفتگو کی برداشت نہ کر سکا، اور غصہ سے سرخ ہو کر کہنے لگا،

او کمینے باغی تیری یہ حقیقت کہ با دولت کی شان میں ایسی گستاخی کرے، تیری زبان حلق سے باہر نکلوا دونگا

عاصم میں تو خود کہہ رہا ہوں کہ سامنے آ اور اپنے ہاتھ سے جو کچھ کرنا ہے کر، یا میں تیری گردن اڑا دونگا یا تو میری زبان کاٹ دیجو،

اب جیمس کو تاب نہ رہی، وہ اتنا سنتے ہی گھوڑا بڑھا میدان میں آ گیا اور آتے ہی ایک وار تلوار کا جوان کے سر پر اس زور سے کیا، کہ اگر جوان خالی نہ دے جاتا، تو پتہ بھی نہ لگتا، چونکہ مشہور مرد میدان تھا تابڑ توڑ تین چار وار کئے اور حریف کو مہلت نہ دی کہ وہ خود حملہ کرتا، مگر جوان ہر دفعہ بچ رہا تھا، یہانتک کہ ایک موقعہ پر سنبھلتے ہی اس نے باواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا اور بجلی کی طرح جیمس پر تلوار لے کر گرا، جیمس مسلح تھا، اور بدن پر زرہ بھی تاہم اس کا ایک بازو زخمی ہوا، اس سے پہلے کہ جوان دوسرا وار کرتا، گھوڑا بھگا کے اپنے لشکر میں چلا آیا،

جوان نے کچھ دیر تک پیچھا کیا، مگر جب دیکھا کہ اب دشمن کے تیروں کی زد پر ہوں تو مصلحت یہی سمجھی کہ دانت پیستا ہوا واپس آیا۔

اب جوان نے لسنی کو للکارا اور کہا،

او دنیا کے بندے تو اپنے آقا سے زیادہ دغا باز اور مکار ہے، کہ محض نفس کے کارن جائز وارثوں کے حق غصب کئے اور ایک بے ایمان کو

تخت پر بٹھایا، اگر ہمت ہے تو سامنے آ اور دیکھ کہ حق کیا قوت رکھتا ہے

جمیس دانت پیس رہا تھا، ہر چند اس نے لسنی کو شرم دلائی، اور آمادہ کیا کہ وہ میدان میں جائے مگر لسنی جمیس کا حشر دیکھ چکا تھا، ایک قدم آگے نہ بڑھا،

فریڈرک اور ہیرس اور ان کے ساتھ ملکہ کی ماں تینوں متحیر تھے کہ یہ جری کون ہے اسی میں بہت کچھ ردوکد ہو رہی تھی، مگر ٹھیک پتہ نہ چلتا تھا کہ جمیس نے دائیں جانب سے حملہ کیا۔

یہ حملہ اس شدت کا تھا کہ لاکھ فریڈرک اور ہیرس نے سنبھالنے کی کوشش کی، مگر فوج کے قدم اکھڑ گئے، اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر لسنی نے قتل عام کا حکم دیا، اور دو گھنٹہ کے عرصہ میں دایاں بازو بالکل ہی ختم کر دیا گیا، اس وقت ہیرس نے جان توڑ کوشش کی اور چاہا، کہ فوج کے حصہ قلب سے اس کمی کو پورا کر دے، مگر لسنی کی جمعیت نے اس قصد کو پورا نہ ہونے دیا، خرابی یہ پڑی کہ جمیس خود قلب لشکر پر گرا، اور گو یہاں دیر تک مقابلہ ہوا، لیکن غروب آفتاب کے ساتھ ہی یہاں بھی ہیرس کے قدم ڈگمگا گئے، اور اگر وقت جمس کا ساتھ دیتا تو یقیناً میدان مار لیا تھا مگر ادھر تو اندھیرا ہوا اور ادھر وہی نوجوان کا وار کاٹ پشت پر آیا، اور ایک دستہ سے جو اس کے ساتھ تھا وہ خونریزی شروع کی کہ جمیس کو جان بچانی مشکل ہو گئی،

رات اندھیری تھی، مگر فوج کی باگ لسنی کے ہاتھ میں تھی، اور وہ نہایت تجربہ کار جوان تھا، حملہ عقب کو اچھی طرح دیکھ رہا تھا، اس نے یہ پشت کا حملہ گھوڑوں کی ٹاپوں سے سنا اور سمجھ گیا، کہ ادھر کی فتح ادھر کی

شکست کے برابر ہے، کمک کو پہنچا، مگر پہنچتے پہنچتے نوجوان کلمہ پڑھ پڑھ کر دائیں بازو کا بدلہ لے چکا تھا، چونکہ رات کا پردہ پڑ چکا تھا، اس لیئے لڑائی موقوف ہوئی اور سنی و جمیس زندہ سلامت اپنے لشکر میں واپس آئے،

صبح ہوئی تو دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ اس قدر خائف تھے، کہ ایک کی ہمت حملہ کی نہ تھی، میدان لاشوں سے پٹا پڑا تھا، اور جہاں تک نظر جاتی تھی، مردوں کے سوا کوئی چیز نظر نہ آتی تھی، خود جمیس کا شاہی لشکر آدھے سے زیادہ فنا ہو چکا تھا، اور اب چار دستے باقی رہ گئے تھے، ہیرس کے ساتھیوں کا بھی قلع قمع ہو گیا تھا، اور ادھر بھی صرف اللہ ہی کا نام تھا،

ادھر جمیس اور ادھر فریڈرک دونوں شش و پنج میں تھے تا آنکہ جمیس کا ایک قاصد سامنے آیا اور فریڈرک سے کہا،

میں بادشاہ جمیس کیطرف سے آیا ہوں اور آپ کو یہ پیام دیتا ہوں کہ اس قتل و خون پر جس نے سلطنت کی بنیادیں ہلا دیں، اور ہزار ہا بندگانِ خدا کٹوا دیئے، حضور جمیس کو سخت قلق ہے، اور انہوں نے فرمایا ہے، کہ اگر آپ پہلے سے فرما دیتے تو میں آپکی درخواست کو رد نہ کرتا، اور حقوق کا تصفیہ بغیر کسی جنگ و جدال کے ہو جاتا اگر اب آپ پسند کریں تو نصف سلطنت آپ لیں اور نصف مجھے دیں، ورنہ اس تمام قتل و خونریزی کا ذمہ آپ کے سر رہے،

اس پیام نے مردہ طبیعتوں میں روح پھونکدی، فریڈرک، ہیرس اور ملکہ تینوں آپس میں صلاح مشورہ کرنے لگے، اور بالآخر یہی صلاح قرار پائی کہ نصف سلطنت پر صبر کرنا چاہیئے، اس مشورہ میں ضرورت ہوئی کہ وہ نوجوان بھی شریک کیا جائے جس کے کلمۂ توحید سے اس کا اسلام ظاہر ہو چکا

تھا،

اس نے علانیہ اس تجویز کی مخالفت کی، مگر چونکہ کثرت رائے موافقت میں
تھی اس لئے یہ پیام بھیجا گیا کہ
ہمارا مقصد ہرگز جنگ وجدال نہیں ہم نصف سلطنت پر صبر کرتے ہیں
اور ہمکو صلح منظور ہے،

پیامبر گیا، اور تھوڑی دیر بعد ایک جواہر نگار کشتی میں بیش بہا تحائف
شہزادہ فریڈرک کی خدمت میں جمیس کیطرف سے بھیجے گئے، اور دوسرے روز
صبح کے وقت شہزادے کے سر پر تاج رکھنے کا مقرر کیا گیا۔

(۲۲)

فریڈرک ہیرس اور ملکہ تینوں رات کے وقت خاموش بیٹھے ہیں،
ان کے سامنے عاصم بھی خاموش ہے چند لمحہ سکوت کے بعد ہیرس نے کہا
عاصم صاحب آپ دیکھتے ہیں کہ ہماری جمعیت قریب قریب ختم ہوگئی
اور اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ جو کچھ مل رہا ہے اس کو غنیمت سمجھیں،
اس رائے سے تو میں متفق ہوں، مگر میں صرف یہی کہہ رہا ہوں
کہ جس دغاباز نے اپنی چالبازی سے اس قدر غضب ڈھایا اس کی بات
قابل اعتبار نہیں اور سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے،
آپ کے احسانات کا ہم کسی طرح شکریہ ادا نہیں کر سکتے
مگر یہ تو خیال فرمایئے کہ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں، یہ گنتی کے چند آدمی ہمارے ساتھ
ہیں ان کے بھروسہ پر اب مقابلہ درست نہیں، ہزیمت ظاہر ہے، مفت
کی پریشانی ہوگی"
عاصم خیر اگر یہی رائے ہے تو اچھی بات ہے، مگر میں پھر بھی کہونگا،

کہ وہ فریب سے کام لے رہا ہے،

ہیرس ممکن ہے فریب نہو،

عاصم شاید

فریڈرک تن بہ تقدیر

(۲۳)

وہ صبح جو جشن فریڈرک کے واسطے مقرر تھی بالآخر آپہنچی، اور بشاش بشاش فریڈرک معہ ہیرس اور اپنی ماں کے قصر جیمس میں داخل ہوا۔ جہاں ظاہری طور پر بہت کچھہ نمود و نمایش تھی، ہمراہی سب روک لیے گئے، اور صرف تینوں کو اندر بلا لیا گیا۔ یہاں سوائے زنجیروں کے اور کچھہ تھا۔ لسنی آگے بڑھا۔ اور تینوں کو گرفتار کرکے جیمس سے پوچھا، اب ان باغیوں کے لیے کیا حکم ہے

جیمس انکی بغاوت کا علم شہر بھر کو ہو گیا، اب انکی سزا کا علم بھی ہر متنفس کو ہونا چاہیے، ان کو گذرگاہ عام میں گولی ماردو۔

سیلوس بے شک بیشک حضور ٹھیک ہے مگر کھانا کھلا کر ان کو گولی ماریئے اور مجھہ کو حکم سے پہلے کھانا . . . . .

لسنی او جیک لے چل تجھے بھی گولی ماروں،

جیمس ہاں اس کی توند میں

قہقہہ قہقہہ قہ قہ قہ

لسنی حضور اس کو تو ہوکا ہی ماروں

جیمس نہیں کھانا کھلا کر مگر پانی نہ دینا،

مقتل گذرگاہ عام تھا، تینوں باغی کھڑے کئے گئے اور لسنی حکم

دینے کی تیاری کر رہا تھا، کہ سامنے سے ایک غبار اٹھتا دکھائی دیا، اور
آناً فاناً ایک جم غفیر لسنی کے سر پر تھا، دفعتہً ایک سوار جو سب سے آگے تھا
تلوار سونت کر آگے بڑھا، اور لسنی کے دو کر دیئے،

باقی ماندہ سپاہی جو اسوقت موجود تھے سر پر پاؤں رکھہ کر بھاگ گئے
اور اب اس گروہ نے خود جمیس کا محاصرہ کر لیا بمشکل سے دو گھنٹہ صرف
ہوئے ہونگے کہ مسلمانوں کی اس جمعیت نے جمیس کے رفقا کو تہ تیغ کر دیا
اور عاصم نے جمیس کو زندہ گرفتار کر باواز بلند کہا دیکھہ مسلمان جھوٹ نہیں
بولتے، یہ وہی ملکہ الفیٹا ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے زندہ کیا، اور
میں وہی چرواہا ہوں جس کو تو نے قتل کا حکم دیا۔

دوپہر کے وقت عاصم نے غسل کیا، اور شرع اسلام کے موافق اس کا
نکاح ملکہ الفیٹا سے ہوا اور مردہ ملکہ از سر نو اپنی سلطنت پر متمکن ہوئی

اطلاع

مالک ممتاز بک ایجنسی بھوجلا پہاڑی
دہلی

بلمعدم مئی سنہ ۲۳ء

عظیم الشان آتشزدگی

جسکا دہواں اس بدنصیب انسانی ہستی کے کلیجے سے نکلا جو عصمت کے نام سے
دنیا میں پیدا ہوئی اور عالم بالا پر دہواں بارگاہ تک پہنچا۔ فرشتوں نے اس کی قبا
پر صدائے لبیک بلند کی اور آسمانی کائنات کا ذرہ ذرہ بیلا کرب لعرش تک دہونہیں
انتقام کا ہیجی ہوا۔ وہ سنگدل باپ جس نے اصل نسل مغلائی اور خاندان کی لڑکی
کو جسکا آنچل تک فرشتوں کو دیکھنا نصیب ہوا۔ بہرے پنجوں میں اس گناہ پر
کہ نکاح ثانی کیا عدالت تک گھسیٹ کر جیل تک پہنچانے کے بعد بانغ بلغ ہے
وہ پتھر ماں جس نے نو مہینہ پیٹ میں رکھنے اور تیرہ برس پرورش کرنے کے بعد
معصوم اور بیگناہ بچی کو یہ دکھایا کہ نکاح ثانی کے جرم میں بے خطا اور بے قصور
لڑکی قید کی مصیبتیں جھیل رہی ہے نہال نہال ہے۔ دو زندہ، دینی نظام دنیا
کے سلسلہ میں عذاب قید سے مردوں کے قریب پہنچ چکی تھیں کہ نظام قدرت
اپنا ہاتھ بلند کرتا ہے۔ اور کیا کرتا ہے؟ اسکا جواب اس کتاب میں ملیگا جس کا نام
نوحہ زندگی ہے اور جو مصور غم علامہ راشد الخیری کی بیمثل تصنیف ہے۔ یہاں
آپکو ایک ایسا قبرستان ملے گا جس میں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی
بیوی اور غیرت پر قربان ہونے والی ماں اپنے دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں
لیے گہری نیند سو رہی ہے۔ کتاب نہیں ایک جادو ہے جس کا ہر لفظ مرثیہ ہے
اور یہ حق رکھتا ہے کہ ہر مسلمان اسکو ایک دفعہ مطالعہ کرے اور سمجھ لے کہ بیوہ
اور اس کی زندگی نے اسلام میں کیا صورت اختیار کی۔ نوحہ زندگی باطل
پرستوں کو حق پرستی کا سبق سکھائیگی۔ اور مسلمانوں کو بتائیگی کہ ایک مسلمات
کے رسم و رواج نہیں مذہب اور صرف مذہب ہی ایک چیز ہے۔ نوحہ زندگی
ظالموں کو رحمدل جابروں کو رحیم بنائیگی۔ قیمت ۱۲ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ مینیجر رسالہ تمدن مٹیا محل دہلی

علامہ راشد الخیری کی تصانیف

- **صبح زندگی** — ڈیڑھ روپیہ
- **شام زندگی** — ایکروپیہ چار آنے
- **شب زندگی** — ایک روپیہ
- **الزہرا** — بارہ آنے
- **جوہر قدامت** — ڈیڑھ روپیہ
- **منازل السائرہ** — ایک روپیہ
- **آفتاب دمشق** — ایکروپیہ چار آنے
- **ماہ عجم** — ایکروپیہ چار آنے
- **عروس کربلا** — ڈیڑھ روپیہ
- **محبوبہ خداوند** — ایکروپیہ چار آنے

علامہ راشد الخیری کی تصانیف

- **سیلاب مغرب** — آٹھ آنے
- **بنت الوقت** — آٹھ آنے
- **فسانہ سعید** — دس آنے
- **تائید غیبی** — آٹھ آنے
- **روداد قفس** — چھ آنے
- **اعمالنامے** — چھ آنے
- **موودہ** — آٹھ آنے
- **جوہر عصمت** — چھ آنے
- **گوہر مقصود** — چھ آنے
- **سوکن کا جلاپا** — دس آنے

حسن وعشق کی چلتی جاگتی قابل
دید تصویریں ۔ جذبات
کی مزید ارنگیاں
دور
وصل وہجر کی دلچسپ داستان
رنج وغم کے دلسوز مرقعے
اردو لٹریچر کا اعلے نمونہ
مسلمانوں
مصورِ غم مولانا راشد الخیری کا نیا ناول
یاسمین شام
قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے
منیجر رسالہ تمدن مٹیا محل دہلی
فاروقی
کا دلکش
آئینہ فتح بیت المقدس
کے کارنامے
کی
سرفروشانہ دلیری ۔
قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول
ملنے کا پتہ منیجر رسالہ تمدن مٹیا محل دہلی

عظیم الشان آتشزدگی

جس کا دھواں اس بدنصیب انسانی ہستی کے کلیجے سے نکلا جو عصمت کے ناطے دنیا میں پیدا ہوئی اور عالم بالا تک دھواں دھار گھٹا بنکر پہنچا۔ فرشتوں نے اس کی رفتار پر صدائے لبیک بلند کی اور آسمانی کائنات کا ذرہ ذرہ جلبلا کر رب العزت کے قدموں پر گر کر انتقام کا ملتجی ہوا۔ وہ سنگدل باپ جس نے اصل نسل متلاقی اور اس خاندان کی لڑکی کو جس کا آنچل تک فرشتوں کو دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ بھرے پنچوں میں اس گناہ پر کہ نکاح ثانی کیا عدالت تک گھسیٹ کر جیل خانے پہنچانے کے بعد باغ باغ ہے وہ پتھر ماں جس نے نو مہینے پیٹ میں رکھنے اور تیرہ برس پرورش کرنے کے بعد معصوم اور بیگناہ بچی کو یہ دکھایا کہ نکاح ثانی کے جرم میں بنجیطا اور بے قصور لڑکی قید کی مصیبتیں جھیل رہی ہے نہال نہال ہے۔ دو زندہ رہیں نظام دنیا کے سلسلہ میں عذاب قید سے مردوں کے قریب پہنچ چکی تھیں کہ نظام قدرت اپنا ہاتھ بلند کرتا ہے اور کیا کرتا ہے؟ اس کا جواب اس کتاب میں پڑھیئے جس کا نام نوحہ زندگی ہے اور جو مصور غم علامہ راشد الخیری کی بہترین تصنیف ہے۔ یہاں آپ کو ایک ایسا قبرستان ملیگا جس میں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اور غیرت پر قربان ہونے والی ماں اپنے دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لیے گہری نیند سو رہی ہے۔ کتاب نہیں ایک جادو ہے جس کا ہر لفظ مرثیہ ہے اور یہ حق رکھتا ہے کہ ہر مسلمان اس کو ایک دفعہ مطالعہ کرلے اور سمجھ لے کہ بیوہ اور اس کی زندگی نے اسلام میں کیا صورت اختیار کر لی ہے۔ نوحہ زندگی باطل پرستوں کو حق پرستی کا سبق سکھائے گی اور مسلمانوں کو بتائے گی کہ ایک مسلمان کے لیے رسم و رواج نہیں مذہب اور صرف مذہب ہی ایک چیز ہے۔ نوحہ زندگی ظالموں کو رحمدل بے رحموں کو رحیم بنائے گی۔ قیمت بارہ آنے۔

درشہوار

اس میں مصور غم مصنف نے اپنے مشہور انداز بیان میں ماژندران ایران اور سیستان کی ہولناک جنگوں کا نقشہ کھینچا ہے عشق و محبت کی چاشنی سونے پر سہاگہ ہے۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ تمدن مٹیا محل دہلی